REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. GDP-6.

جلد ۳۸   شمارہ ۵۲ و ۵۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب ایڈیٹر:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۵۰ روپے
فی پرچہ: ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۲۸ جمادی الاوّل و ۶ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ✽ ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ھش / ۱۹۸۹ء و ۴ صلح (جنوری) ۱۳۶۹ھش / ۱۹۹۰ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمہ تن مہماتِ دینیہ سر کرنے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت ٹھیک ہے۔

الحمدُ للّٰہ

احبابِ کرام حضور پُر نور کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں کے لئے خصوصی دُعائیں جاری رکھیں ✽

ملفوظات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جب اللہ تعالیٰ نے مُہلت دی ہے اُس وقت اُسے راضی کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اُسے ناراض کر لیا اور اُس کا غضب اور غصہ بھڑک اُٹھا۔ اُس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا ــــ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا یا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور دھکے مار کر نکال دیں۔ اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے۔ لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اُس کو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب اُن لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ اُن کم بختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اُس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اُس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۴ - ۲۶۵)

"دیکھو اب کام تم کرتے ہو۔ اپنی جانوں اور اپنے کنبوں پر رحم کرتے ہو۔ بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ جس طرح اب اُن پر رحم کرتے ہو۔ یہ بھی ایک طریق ہے کہ نمازوں میں اُن کے لئے دُعائیں کرو۔ رکوع میں بھی دُعا کرو۔ پھر سجدہ میں دُعا کرو۔ اللہ تعالیٰ اس بلا کو پھیر دے۔ اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ جو دُعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہے کہ دُعائیں کرنے والا غافل پلید کی طرح مارا جاوے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے۔ وہ اپنے صادق بندوں اور غیروں میں امتیاز کر لیتا ہے۔ ایک پکڑا جاتا ہے۔ دُوسرا بچایا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پُورے طور پر تم میں سچا اخلاص پیدا ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۶)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ سالانہ قادیان غیر معمولی عظمت و شان کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ــــ رپورٹ بدر کی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔

(ایڈیٹر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۲۸ رفتح ۱۳۶۸ ہش و ۴ ربیع ۱۳۶۹ ہش

ایمان و ارتداد کے واقعات بصیرت افروز!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ "بدر" کے اسی شمارہ میں شائع ہو رہا ہے۔ جس میں قرآن کریم کے عظیم الشان دلائل سے جماعت احمدیہ کی صداقت کا یہ پہلو پیش کیا گیا ہے کہ اگر ایک شخص مرتد ہو جاتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک مخلص قوم کو احمدیت میں داخل کر دیتا ہے۔

میدانِ تبلیغ میں راقم الحروف بھی اس نشانِ صداقت کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ صرف ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے ؎

آج ہم دار پر کھینچے گئے جن باتوں پر
کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

تقریباً تیس بتیس سال قبل خاکسار بطور انچارج مبلغ بہار رانچی میں مقیم تھا۔ وہاں ایک مسجد کے خطیب بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت رانچی میں خان بہادر سید محی الدین احمد ایڈووکیٹ ہشتی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث اور والہانہ خدمت کرنے والے پُر وقار احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو گیارہ بیٹے اور سات بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ ان کی اولاد اور نسل کو بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی وجہ سے بڑی برکتیں عطا فرمائی ہیں۔ اب یہ ایک بہت بڑا خاندان بن گیا ہے۔ جو رانچی، اڑیسہ، بمبئی، علی گڑھ، دہلی، پاکستان، عرب ممالک، انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ تک پُر وقار اور اعلیٰ تعلیمی معیار کے ساتھ پھیلا گیا ہے۔ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو بے شمار دینی و دنیوی برکات سے نوازتا چلا جائے۔ ؎

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
راہرو ملتے گئے اور قافلہ بنتا گیا

رانچی میں جو خطیب صاحب احمدی ہوئے تھے وہ دو تین سال تو مخالفت برداشت کرتے رہے۔ بعدہٗ وہ شدید دباؤ میں آگئے۔ اور مرتد ہوگئے۔ اس پر رانچی کے عوام اور علماء نے بہت خوشیاں منائیں۔ اور کہنے لگے کہ ہم اپنے خطیب کو واپس لے آئے ہیں۔ خاکسار نے اُن کو سمجھایا کہ یہ خوشیاں منانے کا مقام نہیں بلکہ آپ کے رونے کا موقعہ ہے کیونکہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ ایک مرتد کے بدلے اللہ تعالیٰ مومنین کی جماعت میں ایک مخلص قوم کو داخل کرے گا اور ہم اس دن کا انتظار کریں گے۔ چنانچہ چند ماہ بعد رانچی سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر سملیہ میں احمدیت قائم ہوگئی۔ وہاں بھی احمدیوں کو مرتد کرنے کے لئے بڑی مخالفت ہوئی۔ لیکن وہ تمام مخالفتیں ناکام ہوگئیں۔ یہاں تک کہ سملیہ کے بعض احمدیوں کے بچے بچیوں کی شادیاں بھی قادیان میں ہوگئیں۔ اور بعض بچے قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سملیہ کے مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب اور مسری کے مکرم مولوی شوکت انصاری صاحب قادیان سے عالم فاضل بن کر سلسلہ کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ مشاہدہ بھی بتاتا ہے کہ اس پہلو سے بھی جماعت احمدیہ کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ پس پاکستان کے مخالفین جو احمدیوں کو مرتد کرنے کے لئے انتہائی جبر و تشدد سے کام لے رہے ہیں وہ خود اُن کی اپنی عبرتناک ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے پیش خیمہ ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب پاکستان میں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ اسی خطبہ میں اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس اگر یہ مقابلہ کر کے دیکھنا ہے اور یہ معلوم کرنا ہے کہ مومن کون ہے اور مرتد کون ہے تو دیکھو فضل کس پر نازل ہو رہے ہیں اور کون اس پہلو سے فضلوں سے محروم ہے۔ میں نے یہ گن گن کر ان مرتدوں کا جائزہ لیا ہے جو اس نہایت شدید مخالفت کے دور میں ارتداد اختیار کر گئے ہیں۔ اور اُن کے مقابل پر فی مرتد ایک ایک ہزار بیعتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ یہ سال پورا ہو جائے، میں آپ کے سامنے اعداد و شمار رکھوں گا۔ آپ حیران رہ جائیں گے۔"

بعض بدقسمت لوگ مرتد تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے ادوار میں بھی ہو جاتے تھے۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ ایک ایک مرتد کے مقابل پر ایک ایک قوم کو اسلام میں داخل کرتا رہا ہے۔ اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں آج بھی صداقتِ احمدیت کا یہ عظیم الشان ثبوت ہے کہ ایک ایک مرتد کے مقابل پر ایک ایک ہزار افراد احمدیت میں داخل ہوتے چلے جا رہے ہیں ؎

اندھیری رات سے مایوس کبھی یاران نہ ہونا
اندھیرے ہی کا سینہ چیر کے سورج نکلتا ہے

اس خطبہ جمعہ کے آخری حصہ میں حضور انور نے پاکستان میں مخالفین کے انتہائی جبر و تشدد کی نشاندہی فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو خصوصی تحریک دعا فرمائی ہے کہ:

"ہمارا فرض ہے کہ خاص طور پر دردناک دُعاؤں کے ذریعے ان کی مدد کریں ...... کہ یہ لوگ کھل کر اپنے دلوں کی امنگیں ظاہر کر سکیں۔ کھل کر اپنے دماغ کے خیالات ظاہر کر سکیں۔ کھل کر اپنے زندہ رہنے کے حق استعمال کریں.... اُن کی تمام سلاسل ٹوٹ جائیں۔ اُن کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں۔ اور خدا ایک نیا دَور پھر ایک کے بدلے ہزار عطا کرنے کا پاکستان میں بھی جاری فرمائے ہم تو اُن کو باہر سے بتا رہے ہیں۔ لیکن اُن کے دل کی تمنا تو یہی ہوگی کہ خدا! ہمیں یہاں دکھا۔ اس ملک میں جہاں ہم سے یہ ظلم ہو رہا ہے۔ یہاں اپنے فضل نازل فرما۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے سینے ٹھنڈے کریں۔ پس یہ دُعائیں ہیں جن میں خصوصیت سے احبابِ جماعت پاکستان کو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور مظلوموں کے لئے۔ پھر دُعائیں کریں ان بچوں کے لئے۔ ان عورتوں کے لئے جو بڑی کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن شکوہ زبان پر نہیں لاتے۔ اللہ اُن کے سارے غم دُور فرمائے۔ ان کے سارے نقصانات جو ہیں وہ لامتناہی فوائد کی صورت میں ان پر نازل ہوں۔ اور جو کچھ کھویا ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ پانے والے ہوں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بکثرت یہ دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار (درِّثمین)

(عبد الحق فضل)

فضلِ ایزد ہو طلوع تب ہی سحر ہوتی ہے

جب کسی قوم پہ خود اُس کی نظر ہوتی ہے
کاوشِ دشمنِ نادان بے اثر ہوتی ہے

مشکلیں لاکھ ہر اک گام پہ آتی ہیں مگر
ہو توکل پہ جو بنیاد، ڈگر ہوتی ہے

ظلم اور جبر و مصائب کی گھٹاؤں میں سدا
عزم و ہمت سے بسر اُن کی عمر ہوتی ہے

استقامت سے قدم آگے بڑھانے والے
ان ہی لوگوں کو عطا فتح و ظفر ہوتی ہے

راہِ مولیٰ میں مجاہد کو خدا کی نصرت
ہر گھڑی، صبح و مسا، شام و سحر ہوتی ہے

ڈگمگا سکتے نہیں ان کے کبھی پائے ثبات
گرچہ ہر راہ گزر پُر خطر ہوتی ہے

دشمنِ جان کی پرواہ نہیں دیں کی راہ میں
یہ جماعت تو سدا سینہ سپر ہوتی ہے

آخرِ کار سیاہ رات بھی ڈھل جائے گی
فضلِ ایزد ہو، طلوع تب ہی سحر ہوتی ہے

تیری ہی ہم کو مدد چاہیئے میرے پیارے
تیرے در پر سے بھلا کس کو مفر ہوتی ہے

عرض کرتا ہے خلیق آج تیری درگاہ میں
تیری رحمت پہ نظر میری مقرر ہوتی ہے

(خلیق بن فائق گوہر داس پوری)

خطبہ جمعۃ المبارک

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!! اگر تم میں سے کوئی مرتد ہو جائے تو پھر گھبراہٹ و پریشانی کی ضرورت نہیں کیوں؟

اس لئے کہ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ایک ایک مرتد کے بدلے خدا تمہیں قومیں عطا کرے گا

اور وہ قومیں ایسی ہوں گی جو کوئی نفاق نہیں رکھتی ہوں گی، جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ نبوت ۱۳۶۸ ہش مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا یہ پہلا سال، جسے ہم تمام دنیا میں جشن تشکر کے طور پر منا رہے ہیں، جہاں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو لے کر آیا ہے وہاں ان فضلوں کے نتیجے میں دشمن کا عناد بھی بہت بڑھا ہے۔ اور لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کی آیت کا اطلاق ان پر ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں کو نشو ونما عطا فرماتا ہے اور وہ لہلہاتے ہوئے سبزوں کی طرح بڑھتے اور پھولتے اور پھیلتے ہیں اور تناور ہوتے چلے جاتے ہیں تو یہ اس لئے بھی ہے تاکہ دشمن اپنے غیظ میں بڑھے اور اپنی بے اختیاری کو محسوس کرے اور بے بسی کو محسوس کرے اور جان لے کہ اس کا غیظ اس کو کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے وہ اپنے غیظ میں کوشش تو ضرور کرتا ہے اور کوشش میں پہلے سے بڑھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود خدا کے فضلوں کو رد کرنے میں کلیۃً نامراد اور ناکام رہتا ہے۔

یہ نظارہ بھی ہم نے اس سال میں بڑی شان کے ساتھ دیکھا ہے۔

مخالفت کے گزشتہ سالوں میں بھی ارتداد کی منظم طور پر اتنی کوشش نہیں کی گئی جتنی امسال دشمن کی طرف سے کی گئی ہے۔ اور جہاں تک میں نے پاکستان میں تشدد کے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ بڑی واضح طور پر یہ بات دکھائی دیتی ہے کہ یہ محض تشدد کی ایک مہم نہیں تھی بلکہ اس تشدد کو ارتداد میں تبدیل کرنے کی ایک مہم تھی۔ اور ہر جگہ تشدد کے بعد FOLLOW UP کے طور پر، اس کے پیچھے آنے والے ایک منظم منصوبہ کے طور پر ارتداد کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ چک سکندر میں جو واقعات ہوئے یا فیصل آباد میں اور بہت سی جگہوں پر جو واقعات گزرے ہیں ان میں دشمن کی یہ سازش بڑی نمایاں ہو کر ابھرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

چک سکندر میں جو کچھ مظلوم باقی رہ گئے تھے، ان پر مسلسل اور شدید دباؤ ڈالتے ہوئے ان کو مرتد بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے احمدیت سے بے تعلقی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن "بہت" سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ چک سکندر کی اکثریت۔ کیونکہ ہماری اکثریت نے تو عظیم الشان قربانیاں دیں اور کلیۃً ان کی ان کوششوں کو رد کر دیا۔ لیکن وہ چند عورتیں اور بچے جو پیچھے رہ گئے ان کا یہ حال ہے کہ ان پر دباؤ ڈال کے ان کے ارتداد کا اعلان کرایا گیا۔ اور احمدیوں کی واپسی کی جو یہ تاخیر ہو رہی ہے، اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ حکومت کے ساتھ مل کر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں احمدیوں کو لا کر دباؤ کے نیچے مرتد کیا جائے، پھر دوسرے لائے جائیں، پھر ان کو مرتد کیا جائے اور اس شرط کے اوپر کوئی احمدی وہاں واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ جو واقعات گزر رہے ہیں ان سے مجھے خیال آیا کہ

آج جماعت کو ارتداد اور ایمان کے فرق سے متعلق کچھ باتیں بتاؤں

دیکھتے ہیں جو آپ کو ارتداد نظر آتا ہے وہ ان کے لئے ایمان ہے۔ یعنی وہ کہتے یہی ہیں کہ یہ لوگ جو یہ ایمان لے کے وہ ایمان میں آ رہے ہیں۔ اور جو ہمیں ایمان دکھائی دیتا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ لوگ احمدیت قبول کر کے ایمان میں داخل ہو رہے ہیں، وہ ان لوگوں کو ارتداد دکھائی دیتا ہے۔ تو کیا یہ محض نظر کا دھوکا ہے؟ کیا محض زاویہ بدلنے سے اشتباہات پیدا ہو رہے ہیں؟ یا حقیقت حال اپنی ذات میں بھی کوئی حقیقت رکھتی ہے اور جسے پہچانا جا سکتا ہے۔ یہ مضمون ہے جو جماعت کے سامنے بڑے واضح طور پر پیش ہونا چاہئے تاکہ ان میں سے ہر ایک کا دل گواہی دے کہ جو احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں وہ اللہ کے فضل سے ایمان قبول کر رہے ہیں اور اندھیروں سے روشنی میں آ رہے ہیں۔ جو احمدیت سے باہر جا رہے ہیں ان پر قرآنی اصطلاح کے مطابق ارتداد کا لفظ صادق آتا ہے۔ اس مضمون کو بیان کرنا کچھ مشکل نہیں۔ چند ایک نکات میں نے آج کے خطبے کے لئے اختیار کئے ہیں۔

سب سے پہلی بات جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ

ارتداد اس ایمان کی تبدیلی کو کہتے ہیں جس میں دباؤ شامل ہو۔

جس میں جبر اور تشدد شامل ہو۔ پس قرآن کریم نے اس مضمون کو اتنا کھول کر بیان کیا ہے کہ کوئی کلیۃً عقل کا اندھا ہو تو اسے یہ دکھائی نہیں دے گا۔ یا جس کے دل پر مہر لگ گئی ہو اس کو یہ بات سمجھ نہیں آئے گی۔ ورنہ قرآن کریم تو اس مضمون کو اتنا کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور تاریخ مذاہب کے حوالوں سے اتنی وضاحت کے ساتھ یہ بات کھلی کھلی دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے کہ جبر کے نتیجے میں اگر ایمان تبدیل کیا جائے تو اسے ارتداد کہتے ہیں۔ اور ایمان اس کے برعکس ایک اور تصویر رکھتا ہے۔ جبر کے باوجود اگر اپنا دین بدلا جائے تو اس کو ایمان کہتے ہیں۔ یعنی ایک طرف سے جبر اور تشدد موجود ہے، اس کے ہوتے ہوئے ایک انسان اپنا دین تبدیل کر لیتا ہے۔ ایسی تبدیلی ایمان کی علامت ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ فی ذاتہٖ اس کا یہ فعل درست تھا یا غلط تھا۔ لیکن ایک بات بہر حال اس سے ثابت ہو جاتی ہے کہ مذہب تبدیل کرنے والا اپنی ذات میں سچا ہے۔ اور جو تبدیلی اس نے اختیار کی ہے وہ ایمان کے نتیجے میں ہے، تشدد اور دباؤ کے نتیجے میں نہیں۔ تشدد اور دباؤ کے خلاف ہے۔ ایک وجہ یہ قرآن کریم پیش کرتا ہے جو سب سے زیادہ مؤثر نظر آتی ہے۔ یعنی تاریخ میں اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی وجہ ارتداد کی دکھائی نہیں دی۔

چنانچہ آج کے حالات میں جو پاکستان پہ گزر رہے ہیں، ان کو قرآن کریم کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں، تو خوب کھل جائے گا کہ کس کا ایمان ہے اور کس کا ارتداد ہے۔ بعینہٖ پاکستان میں گنتی کے جو چند احمدی وہ مرتد کرنے میں کامیاب ہوئے، ان میں بلا استثناء جبر بھی تھا، دباؤ بھی تھا اور ایک اور چیز بھی تھی جس کا قرآن کریم بھی اسی جگہ ذکر فرماتا ہے۔ اور وہ ہے لالچ۔ اور لالچ کا ذکر بھی قرآن کریم میں جگہ جگہ پھیلا ہوا ہے۔ شیطان ان کو

لالچ دیتا ہے۔ ان کو دھوکے دیتا ہے۔ ان کو بتاتا ہے کہ تمہارے دنیاوی فوائد ہمارے ساتھ وابستہ ہیں۔ تم گھاٹا کھاؤ گے اگر دوسرے مذہب کی طرف جاؤ گے۔ تو دوسرا مضمون قرآن کریم نے لالچ کا بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی ہمیں پاکستان کے حالات میں ہر جگہ صادق آتا دکھائی دیتا ہے۔

ایک تیسرا مضمون یہ بیان فرمایا ہے کہ بعض لوگ دل کے گندے ہوتے ہیں۔ اور اُن کے اندر مرض موجود ہوتا ہے۔ حالات کی وجہ سے وہ مرض نمایاں ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو ارتداد کے حوالے کے بغیر بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ اور ارتداد کا مضمون بیان ہوتے ہوئے بھی اس مضمون کا ذکر فرمایا گیا۔ چنانچہ یہ جو آیت لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ (سورۃ الانفال: آیت ۳۸) ہے کہ یہ جو فتنے پیدا ہوتے ہیں، ہچکولے آتے ہیں، طرح طرح کی آزمائشیں پڑتی ہیں اور انبیاء کے آنے کے ساتھ یہ زلازل واقع ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے انبیاء آتے ہیں تاکہ خبیث کو طیب سے الگ کر دیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو مومنوں کی جماعت میں بھی بطور خبیث شامل ہو چکے ہوتے ہیں اُن کے دو طرح کے اظہار ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ وہ منافق بن جاتے ہیں۔ جب تک رہتے ہیں منافقانہ باتیں کرتے ہیں۔ اور علیحدگی اختیار کئے بغیر جماعت کے اندر رہتے ہوئے بھی اُن کا نفاق وقتاً فوقتاً پھوٹتا رہتا ہے۔ اور نفاق خود سب سے گندی قسم کا جھوٹ ہے۔ نفاق اور ایمان کا آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں۔ نفاق کا مطلب یہ ہے کہ دل کچھ اور بات کی گواہی دے رہا ہے اور عقل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ بات ظاہر نہیں کرنی۔ کرنی ہے تو خاص شرارت اور خاص مکر کے تابع کرنی ہے۔ ورنہ اپنے اعتقاد کے خلاف ایک سوسائٹی کے اندر اُس سوسائٹی کا حصہ بن کر رہنا ہے۔ تو

یہ جھوٹ کی ایک نہایت مکروہ شکل ہے

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسے لوگ یا وہ منافق ہو جاتے ہیں یا پھر وہ ارتداد اختیار کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں کہ ان کا گند بہت بڑھ چکا ہوتا ہے۔ اور خبیث اور گندے لوگ ہیں جو سوسائٹی سے باہر پھینکے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تاریخ بھی جماعت کے سامنے کھلی پڑی ہے۔ اکثر یہ وہ لوگ ہیں جن کے باہر نکلنے سے پہلے جماعت نے ان کو کھوٹے پیسے کے طور پر رد کر دیا تھا۔ ان کے خلاف نظام جماعت حرکت میں آچکا تھا۔ ان کے خلاف قضاء حرکت میں آچکی تھی۔ لین دین میں اُن کی بد دیانتیاں ثابت ہو چکی تھیں۔ یا اور ایسی باتیں جو مکروہات سے تعلق رکھتی ہیں یا شنیعہ حرکتیں جو گناہوں سے تعلق رکھتی ہیں، ان کے ظاہر ہونے کے نتیجے میں جب نظام جماعت نے اُن پر ہاتھ ڈالا تو پھر وہ باہر نکلے اور ارتداد کا اعلان کیا۔ تو ایک طبقہ اُن کا، جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے، وہ گندے اور کھوٹے لوگوں کا ہے۔

اس کے برعکس قرآن کریم سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایمان لانے والے لالچ کے نتیجے میں نہیں بلکہ اس کے برعکس حالات میں ایمان لاتے ہیں۔ ایک طرف مرتد ہونے والوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم ہمارے اندر شامل ہو جاؤ۔ ہم تمہیں اچھی نوکریاں دلوائیں گے۔ تم پر خرچ کریں گے۔ تمہیں رزق عطا کریں گے یا کسی قسم کی نوکریاں یا جائیدادیں یا تنخواہیں لگا دیں گے۔ غرضیکہ لالچ سے اس قسم کے ارتداد کا تعلق ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایمان کی یہ شان ہے کہ وہ لوگ جو ایمان اختیار کرتے ہیں، اُن کو مالی قربانی دینی پڑتی ہے۔ ان کو کچھ لٹوانا پڑتا ہے۔ اور کثرت کے ساتھ پاکستان اس بات کا گواہ ہے کہ اس شدت کی مخالفت کے دور میں جو دوست احمدی ہوئے ہیں، وہ سارے کے سارے کچھ نہ کچھ مالی قربانی کر کے احمدی ہوئے ہیں۔ بعضوں کو کلیتہً اپنے تمام اموال سے بے دخل کر دیا گیا۔ بعضوں کے چلتے چلتے کاروبار بند کرا دیئے گئے۔ ان کے ٹوٹل بائیکاٹ ہو گئے۔ بعضوں کے مال لوٹ لئے گئے بلکہ بیویاں بھی چھین لی گئیں، اولادیں بھی چھین لی گئیں۔ بعضوں کو نوکریوں سے نکالا گیا۔ بعضوں کو ترقیوں سے محروم کیا گیا۔ غرضیکہ تمام احمدی ہونے والے اس بات پر گواہ بن گئے اور اُن کے حالات اس پر گواہ بن گئے کہ وہ مومن ہیں۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ قربانی دیکر ایمان لایا کرتا ہے

کسی سے پیسے لے کر یا جائیدادیں قبول کر کے یا نوکریاں لے کے ایمان نہیں لایا کرتا۔ تو وہ چیز جو پہلے آپ کو بظاہر متشابہ دکھائی دیتی تھی یا متشابہ دکھائی دیتی تھی

یہ سمجھتے تھے کہ اچھا ایک طرف سے ایمان ہے۔ دوسری طرف سے ارتداد ہے۔ دونوں میں سے سچائی کیا ہے؟

اب دیکھیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ کی روشنی میں کس طرح کھل کر الگ الگ واضح ہو کر دکھائی دینے والی چیزیں ہیں۔ ارتداد کی اور صفات ہیں۔ ایمان کی اور صفات ہیں۔ اور ان دونوں میں کوئی اشتباہ نہیں۔ جس طرح دن اور رات میں اشتباہ نہیں ہو سکتا، اس طرح ایمان اور ارتداد میں کوئی اشتباہ نہیں ہو سکتا۔ لالچ دینے کا جہاں تک تعلق ہے، کثرت کے ساتھ مجھے ایسے خط ملتے رہتے ہیں جہاں نوکر پیشہ احمدی لکھتے ہیں کہ ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ تم صرف توبہ کر لو۔ اور ہم تمہیں اگلی ترقی دے دیتے ہیں۔ بلکہ جو پہلے تمہارے حقوق چھینے گئے تھے، وہ سارے واپس کر دیں گے۔ لیکن ہمارا اُن کو جواب یہ ہے کہ ہم ان ترقیات کے منہ پر تھوکتے بھی نہیں ہیں۔ پھر ایسے خط ملتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہیں نوکری سے نکالنے لگے ہیں۔ اب وقت ہے کہ تم توبہ کر لو۔ اگر تم توبہ کر لیتے ہو تو تمہاری نوکری بچ جاتی ہے۔ سینکڑوں ایسے احمدی ہیں جنہوں نے نوکریوں کو ٹھوکریں مار دیں۔ اور ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور یہ جواب دیا کہ

ہمارا رازق ہمارا خدا ہے

تم ہمارے رازق نہیں ہو۔ نوکریوں کے بدلے اور رزق کے بدلے ہم اپنے ایمان کو بیچ نہیں سکتے۔

اب یہ دیکھیں کہ ایمان اور ارتداد میں کتنا فرق ہے۔ مذہب تبدیل کروانے کی خاطر لالچیں دینا ارتداد سے تعلق رکھتا ہے۔ اور مذہب تبدیل کرتے ہوئے اپنے حقوق کو قربان کر دینا یہ ایمان سے تعلق رکھتا ہے۔ پس پاکستان میں کثرت کے ساتھ ایسی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ ردّی لوگ ہیں جو اُدھر چلے جاتے ہیں۔ اور آنے والے جو ہیں وہ اچھے ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے بھی آپ دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ جماعت احمدیہ میں جتنے شامل ہوتے ہیں وہ ان کے ردّی لوگ نہیں ہوتے۔

دو قسم کے آنے والے ہیں

لیکن ایک قسم وہ ہے۔ میں دوسری قسم کا بھی ابھی ذکر کروں گا۔ اور اس میں بھی علامتیں بالکل واضح ہوں گی۔ ایک قسم وہ ہے جو اُن میں سے بہترین ہے۔ اُن کی اپنی سوسائٹی جانتی ہے کہ وہ نسبتاً اچھے لوگ ہیں۔ صاف گو لوگ ہیں۔ ایمان دار لوگ ہیں۔ اور اُن کے اندر کچھ ایسی خوبیاں ہوتی ہیں جن کو سوسائٹی میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ تب وہ ایمان لاتے ہیں تو سوسائٹی میں ایک اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم تو اچھے بھلے تھے۔ جس طرح حضرت صالحؑ کو ان کی قوم نے کہا کہ تم تو "مَرْجُوًّا" تھے۔ تم سے تو اُمیدیں وابستہ تھیں۔ تمہیں کیا ہو گیا؟ یہ کیا حرکت کر بیٹھے؟

اور جماعت میں سے جو اُدھر جاتا ہے، اُس کے متعلق ہمیشہ یہ اطلاع ملتی ہے کہ یہ صاحب تو کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ گند تھا۔ فلاں گند تھا۔ کبھی چندہ نہیں دیا۔ کبھی نماز نہیں پڑھی۔ فسادات میں سب سے آگے۔ پارٹی بازی میں پیش پیش۔ تو اُن کو تو پہلے نکال دینا چاہیئے تھا۔ میں پھر اُمور عامہ کو بعض دفعہ لکھتا ہوں کہ "دینا چاہیئے تھا" اب کیوں بتاتے ہو۔ بہتر یہ تھا کہ پہلے وقت پر بتاتے۔ اور اس معاملہ میں جماعت کو پاک اور صاف کرنے کی آجکل شدید ضرورت ہے۔ کیونکہ پاک اور طیب میں تمیز کرنا بھی انبیاء کا ایک کام ہے۔ اور وہ لوگ جو جماعت کے اندر داخل ہوتے ہیں، اُن کو پاک ہونا پڑے گا۔ اگر وہ پاک ہو رہے ہیں تو پھر اُن پر کوئی اعتراض نہیں۔ خواہ وہ درجہ کمال تک نہ پہنچیں۔ لیکن اگر وہ پاک ہونے کی بجائے خبیث ہو رہے ہوں۔ دن بدن ان کی گندی عادتیں بڑھ رہی ہوں اور نظام جماعت خاموش بیٹھا رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نظام جماعت نے وہ فرض ادا نہیں کیا جو قرآن کریم نے انبیاء کے سپرد اس پہلو سے کیا ہے کہ تم ان میں سے خبیث اور طیب میں تمیز کیا کرو۔ اور ایک کو دوسرے سے الگ

کرتے رہو۔ دُوسرا طبقہ جو غیروں سے آتا ہے، اس میں ایک حصّہ گندوں کا بھی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ڈاکو بھی آجاتے ہیں۔ چور بھی آجاتے ہیں۔ بڑے بڑے لفنگے بھی جو اپنی سوسائٹی میں لفنگے سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی آتے ہیں۔ اور بعض دفعہ جماعت میں سے نسبتاً اچھے دکھائی دینے والے لوگ بھی غیروں میں چلے جاتے ہیں۔ اگرچہ اُن کی تعداد بہت تھوڑی ہے، لیکن یہاں بھی بڑی واضح اور قطعی تمیز ممکن ہے۔ چنانچہ غیروں میں سے جو گندے ہوں۔ شرابی کبابی یا اور گناہوں میں ملوث ہوں۔ جب وہ احمدیت میں داخل ہوں، وہیں تطہیر کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایسا آدمی جو جماعت میں داخل ہو اور اس سے پہلے گندا ہو یقیناً جماعت میں داخل ہونے کے بعد اِصلاح شروع کر دیتا ہے۔ اور بعض تو اِنقلابی اِصلاح کرتے ہیں۔

ایک دفعہ سندھ کے دَورہ پر مجھے ایک دوست کا تعارف کرایا گیا کہ وہ ہر شرعی عیب میں مبتلا، ڈاکو اور ظالم اور سفاک انسان تھے اور سارے علاقے میں اُن کا رُعب تھا۔ اور ان کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس سے زیادہ گندا اِنسان اور اس سے زیادہ ظالم اِنسان کوئی نہیں۔ احمدی ہُوا تو یک دفعہ ان ساری بدیوں کو خیر باد کہہ بیٹھا۔ خیر باد تو نہیں یعنی جہنم رسید کر بیٹھا۔ اور ایسی کامل توبہ کی کہ وہی شخص اس علاقے میں ولیوں میں شمار ہونے لگا۔ یہ مضمون جو ہے

"چوروں قُطب بنانا"

جس کو پنجابی میں کہتے ہیں، یہ وہ مضمون ہے۔ تو اِیمان تو اپنی واضح علامتیں رکھتا ہے۔ اگر اندھیرا روشنی کے ساتھ مشتبہ نہیں کیا جا سکتا تو کیسے ممکن ہے کہ اِرتداد کو ایمان کے ساتھ مشتبہ کر دیا جائے۔ اِس کے برعکس جو احمدی یعنی پہلے احمدی تھے اور بظاہر وہ اچھے نظر آتے تھے، وہ جب غیروں کے ساتھ جا کے ملتے ہیں تو آپ اُن کے حالات کا جائزہ لے کے دیکھیں، بلا استثناء اُن کے اندر اعمال کا انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ اُن کے اندر نہ صرف اپنی ذات میں انحطاط شروع ہوتا ہے بلکہ اکثر صُورتوں میں اُن کی اَولادیں مذہب سے ہی بھاگ جاتی ہیں۔ اور مَیں نے جہاں تک ان مرتدوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے جو جماعت میں بظاہر کوئی مقام رکھتے تھے۔ ان کی اولادوں کی بھاری اکثریت دہریہ ہو چکی ہے اور کوئی بھی مذہب سے یا دِین سے ان کا تعلق نہیں رہا۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ ایمان اور اِرتداد ایک ہی جیسی چیزیں ہیں۔ صرف زاویہ بدلنے سے مختلف دِکھائی دیتی ہیں۔

علاوہ ازیں جہاں تک لالچ کا تعلق ہے، قرآنِ کریم ایک اور بڑی نمایاں بات پیش کرتا ہے کہ یہ لوگ جو لالچ دیتے ہیں، اس کے نتیجے میں اکثر تو دھوکہ ہے۔ لیکن بعض دفعہ رزق اُن کے لگا بھی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن رزق اُن لوگوں کے لگتے ہیں جو گند بولنے میں زیادہ بڑھے ہوئے ہوں۔ اور تکذیب میں آگے جائیں۔ غریب کے رزق نہیں لگتے۔ اُن کے ساتھ صرف دھوکہ ہے۔ چنانچہ میں نے اِس بات کا بھی گہری نظر سے جائزہ لیا اور وسیع نظر سے جائزہ لیا ہے۔ احمدیوں میں سے جو مُرتد ہوتا ہے، اس نے اگر ان لوگوں سے اپنا رزق لگوانا ہے تو اسے دِن بدن زیادہ بکواس کرنی پڑے گی۔ جتنا زیادہ وہ گند بولے گا اور تکذیب میں آگے بڑھے گا، اُتنے اس کے لئے رزق کے اِمکانات ہوں گے۔ اور کچھ دروازے کھولے جائیں گے۔

جہاں وہ خاموش ہو کر بیٹھا وہاں ردّی کے طور پر پھینک دیا جاتا ہے

چنانچہ قرآنِ کریم اِس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ

(سُورۃ الواقعہ: آیت ۸۳)

کیسے جاہل اور بے وقوف لوگ ہو۔ اِس بات پر رزق لگا بیٹھے ہو کہ تم تکذیب کرو۔ لیکن یہ مُرتد ہونے والے ہوتے ہی بے وقوف ہیں۔ ان بیچاروں کو اپنے نفع نقصان کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا۔ تو وہ رزق کی خاطر پھر گند بولتے ہیں۔ اور دُوسروں کو بھی لالچ دیتے ہیں کہ آؤ تا کہ ہم تمہارا رزق لگائیں۔

اس کے برعکس مومنوں کی یہ شان ہے، جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، وہ قُربانی کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ اپنے اموال غیروں کے سامنے لُٹواتے ہیں بلکہ مومن ہونے کے بعد ہر حالت میں وہ دِین کی خاطر خرچ کرنے لگ جاتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (سُورۃ اٰل عمران: ۱۳۵) — یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو اچھے حال میں ہوں تب بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگ حال میں ہوں تب بھی خرچ کرتے ہیں۔ اور مُرتدین میں آپ کو کوئی بھی ایسا نہیں دِکھائی دے گا۔ آپ سارے مُرتدین کے حالات پر نظر ڈال کے دیکھ لیں۔ وہ غیروں سے لینے والے تو ہیں۔ اُن کی خاطر دینے والے کچھ نہیں۔ جس مذہب کو وہ بظاہر سچا کہہ کر قبول کرتے ہیں، اس مذہب کی خاطر کوئی قربانی نہیں کر رہے ہوتے۔ پس قرآنِ کریم نے تو یہ مضمون اتنا کھول کھول کے واضح فرما دیا ہے کہ کسی موٹی سے موٹی عقل والے کے لئے بھی یہ بات مشکل نہیں رہنے دی کہ ارتداد کیا ہوتا ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے؟

پس ان لوگوں نے جہاں تک زور لگایا جماعت کے اندر رخنہ پیدا کرنے کا اور ارتداد پیدا کرنے کا، اس کا نتیجہ، ماحصل صرف یہ ہُوا کہ کچھ لوگ ایسے اُن کو ملے جن سے جماعت ناراض تھی۔ اور اُن کے ساتھ ان کی بدکرداری کی وجہ سے جماعت نے خفگی کا اظہار کیا۔ اور بعض دفعہ انتظامی کارروائیاں کیں۔ ایسے لوگ اُن کی طرف گئے جن کو خالصۃً پیسے کی لالچ دی گئی۔ اور پیسے کی لالچ اختیار کرتے ہُوئے اُنہوں نے تکذیب کو پیشہ بنا لیا۔ اور دِل ان کے ایمان سے خالی تھے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ

وہاں جا کر جس کو ایمان کے طور پر قبول کیا، اس کی خاطر کبھی کوئی مالی قُربانی نہیں کی۔

بلکہ لینے والے مومن ہیں، یہ دینے والے اور خرچ کرنے والے مومن نہیں ہیں۔ غرضیکہ اس پہلو سے آپ تفصیلی جائزہ لیتے چلے جائیں تو آپ کو خود پاکستان ہی میں اِس اِرتداد کی مہم کے سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی صداقت کے حیرت انگیز نشان اُبھرتے ہوئے دِکھائی دیں گے۔ ہر ارتداد کے واقعہ میں قرآنِ کریم کی صداقت کا اِعلان بھی ہے اور جماعت احمدیہ کی صداقت کا اعلان بھی۔ کیونکہ بلا استثناء اِن اِرتداد کے واقعات پر قرآنِ کریم کی کوئی نہ کوئی آیت گواہ کھڑی ہے کہ تم مرتد ہو۔ مومن نہیں ہو۔ اور ہر وہ شخص جو اِن سے دوگردانی کر کے احمدیت میں داخل ہوتا ہے، اس کے اُوپر بھی قرآنِ کریم کی ایک نہیں کئی آیات گواہ کھڑی ہو جاتی ہیں کہ تمہیں مُرتد کہنا جُھوٹ اور ظُلم ہے۔ تم مومن ہو۔ کیونکہ تم میں قرآنِ کریم کی بیان کردہ مومنانہ صفات پائی جاتی ہیں۔

اور ان سب کے علاوہ اِس وہم کو دُور کرنے کے لئے کہ شاید ابھی ایمان اور اِرتداد میں کوئی شبہ باقی ہو، قرآنِ کریم نے ایک عظیم الشان مضمون بیان فرمایا ہے۔ جو روزِ روشن کی طرح، سورج جس طرح کھلے دِن میں چڑھ جاتا ہے یا کھُلا دِن جس طرح سورج کی روشنی میں پیدا ہوتا ہے، اس طرح ایمان اور ارتداد کے فرق کو نمایاں کر دینے والی ایک میزان ہے۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(سُورۃ المائدہ: آیت ۵۵)

اَے ایمان لانے والو! اگر تم میں سے کوئی مُرتد ہو جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں بالکل پریشان نہ ہو۔ (یعنی یہ فقرہ جو میں بول رہا ہوں، یہ

EMPLOYED ہے، لفظی ترجمے میں شامل نہیں لیکن مضمون یہی ہے کہ) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو!! اگر تم میں سے کوئی مرتد ہو جائے تو ہرگز پریشانی کی ضرورت نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۔

ایک ایک مرتد کے بدلے خدا انہیں قومیں عطا کرے گا

اور وہ قومیں ایسی ہوں گی جو کوئی نفاق نہیں رکھتی ہوں گی۔ جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے ۔ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ کہ مومنوں کے لئے بے انتہا منکسر مزاج اور رحمت کرنے والی اور شفقت کرنے والی اور منکرین اور کافروں کے لئے وہ بہت ہی سخت ہوں گی۔ اور وہ تمہارے ساتھ مل کر ان لوگوں کے خلاف جہاد شروع کر دیں گی۔ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ اور کسی لعنت ملامت کرنے والے کی لعنت ملامت سے کوئی خوف نہیں کھائیں گی۔ یہاں ایک اور مضمون بھی بیان کر دیا کہ ارتداد کی ایک وجہ لعنت ملامت بھی ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں EMPLOYED ہے یہ بات۔ اس کے اندر یہ بات مضمر ہے۔ فرمایا کہ نئے آنے والے وہ صفات نہیں رکھیں گے جو جانے والوں کی صفات تھیں۔ گویا جانے والوں کی ایک صفت یہ بھی تھی کہ وہ اس لئے مرتد ہوتے کہ معاشرے نے ان کے اوپر لعنتیں ڈالیں۔ جیسا کہ اس وقت پاکستان میں کثرت کے ساتھ ہر احمدی پر ان کے ماحول سے لعنتیں ڈالی رہے ہیں۔ ان پر ملامتیں پھینک رہے ہیں۔ ان کو کہہ رہے ہیں کہ تم ذلیل اور رسوا ہو رہے ہو۔ کیوں ہم میں واپس نہیں آجاتے۔ آؤ! ہم سے عزتیں حاصل کرلو۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ ان میں سے بعض کمزور اس وجہ سے بھی غیروں میں شامل ہوئے ہوں گے کہ وہ دنیا کی لعنتوں اور ملامتوں سے ڈر گئے۔ اور انہوں نے یہ تبدیلی کر لیا کہ چاہے جھوٹ ہی ہو لیکن اکثریت کے جھوٹ کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ اور دنیا کی عزتیں انہیں حاصل ہو جائیں گی۔ فرمایا: ایسے لوگوں کے بدلے خدا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ ایک ایک کے بدلے تمہیں قومیں عطا کرے گا۔ اور وہ ایسی قومیں ہوں گی جو ہر اس برائی سے پاک ہوں گی جس برائی کے نتیجے میں تم میں سے بعض لوگ مرتد ہوئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل انسانوں سے بنایا نہیں جایا کرتا۔

اب مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ کتنا عظیم الشان چیلنج ہے۔ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے گا وہ دے گا۔ اور تم زبردستی اس فضل کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ خدا کی تقدیر میں دخل دینے کی تمہیں کوئی جا نہیں ہے۔ پس اگر یہ مقابلہ کر کے دیکھنا ہے اور یہ معلوم کرنا ہے کہ مومن کون ہے اور مرتد کون ہے تو دیکھو فضل کس پر نازل ہوتے ہیں اور کون اس پہلو سے فضلوں سے محروم ہے۔

میں نے گن گن کر ان مرتدوں کا جائزہ لیا جو اس نہایت شدید مخالفت کے دور میں، اس اہم سال میں ارتداد اختیار کر گئے ہیں اور ان کے مقابل پر فی مرتد ایک ایک ہزار بیعتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔

یہ سال پورا ہو جائے میں آپ کے سامنے اعداد و شمار رکھوں گا۔ آپ حیران ہو جائیں گے۔ اب تک تو ایک ہزار سے کم نہیں ہے۔ جتنے بدنصیب پاکستان میں ان دباؤں کے نتیجے میں مرتد ہوئے ہیں۔ ان لالچوں کے نتیجے میں، عزتوں کی خواہش کے نتیجے میں، جو جو بھی ان کے منشاء یا مقاصد تھے، ان کے نتیجے میں وہ مرتد ہوئے، ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں خدا نے دنیا میں ایک ہزار احمدی عطا کیا۔ اور یہ پہلو میرے سامنے اب آیا ہے۔ یعنی اس آیت کے مطالعہ کے بعد کہ وہ جو آنے والے لوگ ہیں وہ انشاء اللہ بہت اچھے ثابت ہوں گے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ میں صرف تعداد پوری نہیں کروں گا۔ اصل جھگڑا تعداد کا نہیں تھا بلکہ کوالٹی کا تھا کہ ان جانے والے کی حیثیت کیا تھی؟ اور قرآن کریم کے نزدیک اصل نقصان حیثیت کا ہوا کرتا ہے نہ کہ تعداد کا۔ تو یہ قرآن کریم کی عظمت کا ایک نشان ہے کہ اس آیت میں کس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اصل مضمون کو ابھار کر ہمارے سامنے رکھ دیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایک کے بدلے تمہیں قومیں عطا کر دوں گا۔ فرمایا ایک ایک گندے کے بدلے اچھے صالح لوگ، پاکیزہ لوگ عطا کروں گا۔ کیونکہ اگر صرف تعداد کا مقابلہ ہو تو پھر تو مومن ہارے ہی ہوئے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی بھاری اکثریت ان کو جھوٹا سمجھتی ہے۔ ان سے روگردانی کرتی ہے۔ ان میں سے ایک حصہ ان پر ظلم کرتا ہے۔ تو تعداد کا اگر خالی مقابلہ ہو تو پھر تو ایمان اور ارتداد میں فرق کرنا مشکل ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس ایک آیت میں ایمان اور ارتداد کا کیسا نمایاں فرق کر دیا۔ فرمایا دیکھو! جتنے جانے والے لوگ تھے، وہ بزدل، کمینے، آپس میں دشمنیاں کرنے والے اور غیروں سے ڈرنے اور ان کے سامنے جھکنے والے اور پھر اس کے علاوہ لَوْمَةَ لَآئِمٍ سے ڈرنے والے لوگ تھے۔ اب آپ ان صفات کو مرتدین پر اطلاق کر کے دیکھ لیں۔ ہر جگہ یہ آپ کو ثابت ہوتی دکھائی دیں گی۔ فرمایا: جو آنے والے ہیں وہ ایسے نہیں ہوں گے یہ میرا وعدہ ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ سال جو مولویوں نے احمدیت کو مٹنے کا سال بنایا تھا اور یہ منظور چنیوٹی وغیرہ۔ اس قماش کے مولوی بڑی شان سے یہ دعوے کر رہے تھے کہ تم دیکھنا یہ سال احمدیت کے مٹنے اور نابود ہونے کا سال ہوگا۔ فلاں ستمبر کی تاریخ تک میں تو ہوں گا، جماعت احمدیہ دنیا میں نہیں ہوگی۔ اس قسم کے دعوے کر رہے تھے۔ آج دیکھ لیں کیسی ذلت کے سامان خدا نے ان کے لئے مہیا فرمائے۔ ہر جگہ ان کے نزدیک جو مومن ہوئے ہیں ان کے اوپر قرآن کریم کی ارتداد کی علامتیں صادق آرہی ہیں۔ ہر جگہ ان کے نزدیک جو مرتد ہوتے ہیں، ان کے اوپر قرآن کریم کے مطابق ایمان کی علامتیں صادق آرہی ہیں۔ پس یہ کوئی گھٹیا، کوئی نقصان والا سودا نہیں ہے۔

جہاں تک انگلستان کی جماعت کا تعلق ہے، اللہ کے فضل سے یہ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ یہاں اس سال باہر سے آیا ہوا

صرف ایک شخص مرتد ہوا

اور اس کے ارتداد کی وجہ بھی جو سب لوگوں کو علم ہے کہ ارتداد سے پہلے جماعت نے اس کی بعض بیہودگیوں کی وجہ سے اس کے اوپر ایکشن لیا۔ اس کو تعزیر کا نشانہ بنایا۔ اور پھر وہ اپنی انتقامی کارروائی کے طور پہ بھاگا ہے۔ لیکن چند دن ہوئے مجھے اس کا ایک واقعہ معلوم ہوا جس سے مجھے بہت لطف آیا کہ کس طرح اس نے اپنے ایک فعل سے اپنا شیطان ہونا ثابت کر دیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ شیطان لالچیں دے کر اپنے ساتھ شامل کرتا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے دو عرب نوجوانوں کے لئے ایک موٹر بھجوائی اور کہا کہ تمہاری بڑی عزت افزائی ہوگی۔ تم ہمارے پاس آجاؤ۔ ان نوجوانوں نے رد کر دیا کہ بالکل نہیں۔ ہمیں تمہارے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر دوبارہ ان کو کار بھجوائی اور پیغام بھیجا کہ منظور چنیوٹی سے ملاقات ہوگی۔ اور یہ یہ تمہارے لئے ہم رزق کے سامان کریں گے۔ جو تمہیں اب نوکری مل رہی ہے اس سے بہت زیادہ ہم تمہیں دیں گے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمیں تمہارے رزق کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں نوکری کی بھی پرواہ نہیں۔ اور آئندہ ہمارے پاس ایسے پیغام نہ بھیجنا۔ تو سوال یہ ہے کہ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ ایمان لانے کے لئے شیطان لالچ دیا کرتا ہے۔ پس وہ مرتد ہو کر وہ اپنی شیطانیت پہ گواہ بن گیا۔ کیونکہ لالچ دے کر اس نے قرآن کریم کی آیت کا مصداق بنتے ہوئے اپنے اس گند کا ثبوت مہیا کر دیا کہ قرآن کے نزدیک وہ حرکت جو شیطانوں کی حرکت ہے، وہ اس کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ اور یہی مضمون ہے

جو سارے پاکستان میں آپ کو دکھائی دے گا۔ مسلسل شیطان احمدیوں کو لالچیں دے رہا ہے۔ کہیں دباؤ ڈال رہا ہے۔ کہیں لالچ دے رہا ہے۔ اور اس کے سوا اُن کو تبلیغ کا کوئی ذریعہ معلوم نہیں۔ یہی دو ذریعے رہ گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ یہ احمدیت کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل کے ساتھ

جس شان کے ساتھ جماعت احمدیہ پاکستان نے استقامت کے نمونے دکھائے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مذاہب کی تاریخ میں شاذ ہی ایسے واقعات ہوئے ہونگے۔ آج ایک حیرت انگیز تاریخ بن رہی ہے۔

کبھی دُنیا کی کسی قوم نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہوتی ہو، اس شان کے ثباتِ قدم کے نمونے نہیں دکھائے۔ جس شان کے ساتھ آج پاکستان میں جماعتِ احمدیہ دکھا رہی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم یہ بھی فرماتا ہے کہ ان میں سے بعض کمزور رستے ہوں۔ یہ ظاہرًا ارتداد اختیار کر لیتے ہیں لیکن محض اس لئے کہ اُن کو سخت مجبور کر دیا گیا۔ ان لوگوں پر کوئی حرف نہیں ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ایسے کمزور بندے بھی ہیں۔ پس ان لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ :-

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

(سورۃ النحل آیت ۱۰۷)

کہ دیکھو وہ لوگ جنہوں نے کُفر کیا ایمان لانے کے بعد، اُن پر خدا کا غضب نازل ہوگا اور عذابِ عظیم ان کو ملے گا۔ لیکن ان میں مستثنیٰ ہیں۔ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ۔ مجبور ہو چکا ہو۔ لیکن وہ واقعۃً دِل میں مومن ہو۔ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ اُس کا دِل ایمان پر پُوری طرح مطمئن ہو۔ لیکن وہ شخص مجبور کر دیا گیا ہو مَنْ اُكْرِهَ وہ شخص مجبور کر دیا گیا ہے۔ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ۔ ہاں وہ لوگ جن کا دِل کفر پر کھُل گیا ہے۔ ان لوگوں کو سزا ملے گی۔

چنانچہ ایسے لوگوں کی بھی کثرت سے اطلاعیں مل رہی ہیں۔ اور ایک طرف یہ لوگ اخبارات میں اعلانات شائع کرتے ہیں کہ فلاں مرتد ہوگیا، فلاں مُرتد ہوگیا، فلاں مُرتد ہوگیا۔ جب تحقیق کی جاتی ہے تو اُن میں سے بہت سے احمدی ہوتے ہی نہیں۔ جو ہوتے ہیں اُن پر وہ حالات صادق آتے ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اور اُن میں سے بھی بعض پھر بہت جلدی بڑے بڑے دردناک، خط معافی کے بھیجتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم اب ہر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن جب سے ہم نے مجبور ہو کر احمدیت سے توبہ کی ہے ہم ایک جہنم میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر یہ آیت صادق آتی ہے مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص مجبور کر دیا گیا ہو ۔۔ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ۔ اور اس کا دِل ایمان پہ مطمئن ہو۔ وہ لوگ پھر وہاں ٹھہر ہی نہیں سکتے۔ پس

یہ جانے والوں کی خبریں تو دے رہے ہیں جو آرہے ہیں اُن کی خبریں نہیں شائع کرتے۔

حالانکہ ان لوگوں میں سے مسلسل آبھی رہے ہیں اور کچھ ایسے بھی حیرت انگیز خطوط ملتے ہیں کہ [illegible] لکھتے ہیں کہ ہمارے خاوند نے یا باپ نے یہ حرکت کی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ ہم اُن کو چھوڑ کر الگ آکر بیٹھ گئے ہیں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں جو کچھ ہم سے ہوتا ہے۔ لیکن ہم اپنے خاوند کی طرح بُزدل نہیں بن سکتے۔ یا اپنے باپ کی طرح بُزدل نہیں بن سکتے۔

ابھی چند دِن ہوئے ہیں کہ سکندر سے ایک خط کسی طرح سمگل کر کے بچوں نے بھجوایا۔ اس مضمون کا وہ بڑا ہی دردناک خط ہے۔ بچے لکھتے ہیں کہ ہمارے متعلق بھی آپ کو اطلاع ملی ہوگی کہ ہم مُرتد ہوگئے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہمارا باپ ہُوا ہے اور ہم نہیں ہوئے۔ ہم جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظمیں گھر میں پڑھتے ہیں تو ہمیں سخت مارتا ہے۔ اور تشدّد کرتا ہے۔ اور اس کے بعد ہم روتے پیٹتے پھر کچھ دیر کے لئے چُپ کر جاتے ہیں، پھر ہم شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارے متعلق ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ ہم بھی اپنے مُرتد باپ کے ساتھ شامل ہیں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ جب تک اس معاشرہ کا دباؤ ہے ہم کھُل کر باہر نہیں آسکتے۔ مگر ہمارے دِل مومن ہیں۔ اور ہمارے اعمال بھی جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ہی ہیں۔ اس قسم کا یعنی الفاظ یہ نہیں مگر اس مضمون کے ان کے خط ملے۔ اور پھر کھاریاں سے بھی اسی قسم کا ایک خط ملا۔ اور بھی ایسے آنے شروع ہوئے ہیں۔ پس وہاں جہاں دباؤ کے ذریعے مُرتد کیا جا رہا ہے وہاں اللہ کے فضل کے ساتھ احمدیت میں واپسی کی اور بڑی شرمندگی کے ساتھ واپسی کی ایک رَو بھی شروع ہو چکی ہے۔

پس میں اس وقت آخر پر آپ سے اس دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ یہ سال جو جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک تبیین کا سال ہے۔

کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے کا سال ہے

اور ہر پہلو سے خدا تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو دُوسرے لوگوں سے ممتاز اور جدا کر کے دکھا رہا ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے ایمان پر خدا تعالیٰ کے کلام کی تصدیق کی مُہریں لگتی چلی جا رہی ہیں۔ پس اس سال میں خصوصیت سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ پاکستان کے احمدیوں کو مزید ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ان کو حوصلے دے۔ اُن کی برداشت کی طاقت کو بڑھائے۔ وہ جو شدید قسم کی زبانی اذیتیں اُن کو پہنچائی جا رہی ہیں یا تحریری اذیتیں اُن کو پہنچائی جا رہی ہیں اور اُن اذیتوں کا اُن کو سب سے زیادہ صدمہ ہے۔ اور یہ وہ دُکھ ہے جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ اور اکثر جو خطوط ملتے ہیں وہ جسمانی جبر اور تشدّد کے خلاف نہیں بلکہ اس قسم کے جبر و تشدّد کے خلاف ہیں۔ جہاں احمدی طلباء کو گندی گالیاں دی جا رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف روزانہ اُن کے سامنے، کلاس روم میں، باہر، کھانے کے کمروں میں بکواس کی جا رہی ہے۔ ہر قسم کے پلید لفظ ان کے سنائے جا رہے ہیں۔ گلیوں میں ان کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ شہروں میں، دیہات میں۔ یہ وہ تکلیف ہے اور عذاب ہے جس کو وہ بڑے حوصلے سے برداشت کر رہے ہیں۔ اور اکثریت لَوْمَةَ لَائِمٍ سے وہ نہیں ڈر رہے۔ اس لئے

ہمارا فرض ہے کہ خاص طور پر درد ناک دُعاؤں کے ذریعے اُن کی مدد کریں

صبر کی ایک انتہا ہوتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری انتہا ہو چکی ہے۔ اب ہم اور کیا کریں۔ اس لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب اُن سے صبر کا یہ ابتلاء ٹال دے۔ اور جزا کا جو نظام ہمارے ساتھ دنیا میں جاری ہے وہ پاکستان میں بھی جاری فرمائے۔ وہاں کچھ ایسے حالات تبدیل فرما دے کہ یہ لوگ کھُل کر اپنے دِلوں کی امنگیں ظاہر کر سکیں۔ کھُل کر اپنے دماغ کے خیالات ظاہر کر سکیں۔ کھُل کر اپنے زندہ رہنے کے حق استعمال کریں۔

اور خدا تعالیٰ نے جو جذبات ان کی خاطر ہو اُمنگیں اُن کے سینوں میں گُھٹ دبا رہی ہیں اور باہر نکلنے کی راہ نہیں پا رہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی روکیں دور فرمائے۔ اور یہ ممکن کر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اُن کے دین کی خدمت میں ہر میدان میں آگے دوڑنا شروع کر دیں۔ اور اُن کی تمام روکیں دور ہو جائیں۔

اُن کی تمام سلاسل ٹوٹ جائیں۔

اُن کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں۔ اور خدا ایک نیا دور

پھر ایک کے بعد ہزار عطا کرنے کا پاکستان میں بھی جاری فرمائے۔

ہم تو اُن کو باہر سے بتا رہے ہیں۔ لیکن اُن کے دل کی تمنا تو یہی ہوگی کہ خدا ہمیں یہاں دکھا۔ اس ملک میں جہاں ہم سے یہ ظلم ہو رہا ہے۔ یہاں اپنے فضل نازل فرما اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے سینے ٹھنڈے کریں۔

پس یہ دعائیں ہیں جن میں خصوصیت سے احبابِ جماعت پاکستان کو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور مظلوموں کے لئے پھر دعائیں کریں اُن بچوں کے لئے، اُن عورتوں کے لئے جو بڑی کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن شکوہ زبان پر نہیں لاتے۔ اللہ اُن کے سارے غم دور فرمائے۔ اُن کے سارے نقصانات جو ہیں وہ لامتناہی فوائد کی صورت میں اُن پر نازل ہوں اور جو کچھ کھویا ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ پانے والے ہوں ۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ رُخصتانہ

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء بعد نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے عزیزہ مکرمہ عقیلہ تحسین صاحبہ ایم۔ اے بنت محترم ملک ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش کا نکاح مکرم عطاء الواحد صاحب آف کینیڈا کے ساتھ مبلغ تیس ہزار کینیڈین ڈالرحق مہر پر پڑھا۔ مکرم عطاء الواحد صاحب کینیڈین نژاد ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں جنہوں نے ۱۹۸۴ء میں احمدیت قبول کی ہے۔

مورخہ ۲۴ دسمبر کو تقریبِ رُخصتی عمل میں آئی۔ پہلے مہمان خانہ میں سوا چار بجے دولہا کی گلپوشی کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ بعد ازاں بارات مہمان خانہ سے محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب کے گھر پہنچی جہاں اُن کی دخترِ نیک اختر کی رخصتی کے موقعہ پر اجتماعی دعا ہوئی۔ ہر دو مواقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اگلے روز یعنی مورخہ ۲۵ دسمبر کو محترم عطاء الواحد صاحب نے اپنی دعوتِ ولیمہ پر تقریباً پانصد احباب و خواتین کو مدعو کیا۔

خوشی کے اس موقعہ پر محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے مبلغ پچیس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے نیز اسلام و احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے باعثِ رحمت و برکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

اعلاناتِ نکاح

(۱) بتاریخ ۲۳/۱۲/۸۹ بعد نمازِ عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے خاکسار کی نواسی عزیزہ امۃ الشافی روبی بنت مکرم عبد المومن صاحب مالاباری کا نکاح عزیزم مکرم محمد موسیٰ صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان سے بعوض دس ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔ بچی کی والدہ عزیزہ امۃ القدیر تہمینہ نے مبلغ بیس روپے اعانتِ بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۲) مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاری پورہ کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۹ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں بعد از نمازِ عشاء عزیز مکرم ڈاکٹر عبد المومن صاحب ٹاک ولد مکرم عبد السلام صاحب ٹاک ساکن سرینگر کشمیر ہمراہ عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر گلشن نظیر صاحبہ سلمہا بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر نکاح کا اعلان فرمایا۔

(۳) مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں بعد از نمازِ عشاء عزیز مکرم میر نور الدین صاحب ولد مکرم میر غلام رسول صاحب ساکن یاری پورہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ سلمہا بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ فرمایا۔ پچاس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے۔
ان نکاحوں کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

ولادت

(۱) ۔ مکرم مولوی منیر الحق صاحب مبلغ سلسلہ پونچھ کو اللہ تعالیٰ نے ۸۹/۱۲/۲۸ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔
(۲) ۔ مکرم منیر احمد صاحب آف مدراس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا ۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء کو عطا فرمایا ہے جو قبل از پیدائش تحریکِ وقفِ نو میں وقف ہے۔ جو مکرم حسن ابراہیم صاحب کا پوتا اور مکرم ضیاء الاسلام صاحب کا نواسا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام ابراہیم احمد اعجاز تجویز فرمایا ہے۔
(۳) ۔ مکرم شمیم احمد صاحب چنتہ کنٹہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ موصوف نے پچیس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ۔
(۴) ۔ مکرم ظفر احمد صاحب گلبرگہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کو قبل از پیدائش تحریکِ وقفِ نو میں وقف کیا گیا تھا۔ حضور انور نے "مدبر احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ موصوف نے یکصد روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ۔
(۵) ۔ مکرم احمد ید اللہ صاحب قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نام "امۃ الکافی" تجویز کیا گیا ہے۔ پانچ پانچ روپے اعانتِ بدر اور صدقہ میں ادا کئے گئے ہیں۔ فجزاہ اللہ۔ بچی مکرم منظور احمد صاحب درویش کی نواسی ہے۔
(۶) ۔ مکرم چوہدری نور الدین صاحب ویسٹ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ و ۱۲ دسمبر ۱۹۸۹ء کی درمیانی شب دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "طاہر ندیم" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود کو والدین نے تحریکِ وقفِ نو کے تحت قبل از ولادت وقف کیا ہے۔ بچہ محترم چوہدری عبد الحق صاحب درویش مرحوم کا پوتا اور محترم خواجہ عبد القدیر صاحب گنائی آف بھدرواہ کشمیر کا نواسہ ہے۔ پچاس پچاس روپیہ اعانتِ بدر اور صدقہ میں ادا کئے گئے ہیں۔ فجزاہ اللہ۔
(۷) ۔ مکرم محمد معین الدین صاحب چنا پور سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کی بیٹی شہناز بیگم اہلیہ سراج احمد صاحب چنا پور کو اللہ تعالیٰ نے ۸۹/۱۱/۲۱ کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ۔

ان سب بچوں اور ان کے والدین کی روحانی جسمانی ترقیات اور خیر و برکت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خطبہ جمعۃ المبارک

سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے۔ آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے اس میں جھوٹ کا سب سے بڑا عنصر ہے

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا ہے اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ابتدائی چیز ہے

تیسری چیز وسعت حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی بات کہی گئی تو گھبرانے کی کمزوری نہیں

چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہے یہ بھی بچپن سے ہی پیدا کرنی چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ نبوت (نومبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ نے [illegible] کا تیار کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ۔۔۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:—

وہ لوگ جو بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں، ان کو یہ رجحان پیدا کرنا چاہیئے کہ ابتدائی باتوں کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ بعض دفعہ بعض بہت ہی بلند بانگ منصوبے بنانے والے اور بلند بانگ دعاوی کرنے والے ابتدائی باتوں سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور وہ چیزیں جو اُن کی نظر میں ابتدائی ہیں در حقیقت بنیادی حیثیت رکھنے والی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ اور جب تک بنیادیں قائم نہ ہوں، کوئی بلند عمارت تعمیر نہیں کی جا سکتی۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جسے دنیا کا کوئی انجینئر، کوئی ماہر فن نظر انداز نہیں کر سکتا۔ قوموں کی تعمیر میں اور میری مراد مذہبی قومیں ہیں۔ مذہبی قوموں کی تعمیر میں بھی وہ باتیں بہت ہی بڑی اہمیت رکھتی ہیں اور یہ نہیں کہ گرد سارا فلسفہ حیات گھومتا ہے۔ [illegible] سے تعلق [illegible] تعلق۔ [illegible] اسلام نے بہت ہی اونچی تعلیمات دی ہیں اور بہت ہی بلند منصوبے پیش کئے ہیں لیکن ان منصوبوں پر عمل تبھی ممکن ہے جب ان کے ابتدائی حصوں پر خصوصیت سے توجہ دی جائے اور صبر کے ساتھ پہلے بنیادیں تعمیر کی جائیں، پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع رکھی جا سکتی ہے کہ ان بنیادوں پر عظیم الشان عمارتیں تعمیر ہوں گی۔

جماعت احمدیہ کا جو موجودہ دور ہے، یہ غیر معمولی اہمیت رکھنے والا دور ہے اور جیسا کہ میں نے بارہا پہلے توجہ دلائی ہے، ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی صدی سے دور ہو رہے ہیں یعنی زمانے اور وقت کے لحاظ سے دور ہو رہے ہیں لیکن یہ ممکن ہے بلکہ قرآن کریم نے اس کی معین پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ زمانے کی دوری پاٹی جا سکتی ہے، عبور ہو سکتی ہے اگر اخلاق کو دور نہ ہونے دیا جائے، اگر اعمال کو دور نہ ہونے دیا جائے۔

وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (سورۃ جمعہ آیت ۴)

یہی ہے وہ پیغام ہے اور یہی تو خوشخبری ہے جس کو پورا ہوتے دیکھ کر ہمارے ایمان پھر زندہ ہو جاتے ہیں۔ پس بہت ہی اہم بات ہے۔ ہم نے آخرین ہو کر قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا مصداق بنتے ہوئے قطعی طور پر یہ دیکھ لیا اور دنیا پر ثابت کر دیا کہ زمانے کی دوریوں کو اخلاق کی قربت کے ذریعہ مٹایا جا سکتا ہے اور نیک اعمال کے نتیجے میں زمانے کے فاصلے ماضی میں بھی طے ہو سکتے ہیں اور مستقبل میں بھی طے ہو سکتے ہیں۔ پس اس پہلو سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر صدی کے قدم پر یہ دیکھیں کہ ہمارا قدم پچھلی صدی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ اور ہمارا اخلاقی اور عملی فاصلہ کہیں بڑھ تو نہیں رہا۔ پس آگے بڑھنا دو طرح سے ہوگا۔ ایک زمانے میں آگے بڑھنا۔ وہ تو ایسی مجبوری ہے جس پہ کسی کا کوئی اختیار نہیں۔ اور ایک آگے بڑھنا یہ بھی ہو سکتا ہے جیسے قومیں بظاہر آگے بڑھتی ہیں لیکن بنیادی طور پر انحطاط کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اخلاقی قدروں کے لحاظ سے انحطاط کا شکار ہو جاتی ہیں۔ وہ آگے بڑھنا تو تنزل کی علامت ہے۔ ہم نے اس پہلو سے آگے نہیں بڑھنا بلکہ واپس جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو سب سے بڑا معجزہ دکھایا۔ جو سب سے بڑا عظیم الشان کارنامہ کر کے دکھایا وہ واپسی کا کارنامہ ہے آگے بڑھنے کا کارنامہ نہیں۔ تیرہ سو سال کے فاصلے حائل تھے۔ کس طرح ایک ہی جست میں آپ [illegible] جا پہنچے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا زمانہ تھا۔ پس

ہر صدی کی نئی ہجرت کیساتھ ہمیں واپس ماضی کی طرف ایک جست بھی لگانی ہوگی

اور بڑے معین فیصلے اور بڑے قطعی فیصلے کے ساتھ ایسا پروگرام طے کرنا ہوگا کہ جب ہم وقت میں آگے بڑھیں تو اخلاقی اور اعمالی قدروں میں واپس جا رہے ہوں۔ اس پہلو سے اس دور میں جب میں چاروں طرف دیکھتا ہوں تو جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اور بھی مسائل بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کی رفتار ہر طرف پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ پس بڑی جماعتوں میں رفتار کا پھیلاؤ جہاں مبارک بھی ہے وہاں خطرات بھی پیدا کرنے والا ہے اور فکریں بھی پیدا کرنے والا ہے۔ اسی طرح بڑی جماعتوں میں نسل پھیلتی ہے۔ تو نسل کے ذریعے جماعتیں بڑھتی ہیں۔ اس پہلو سے بھی ساتھ ہی تربیتی فکریں بڑھنے لگتی ہیں۔

پس جب میں نے مجلس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو تمام ملکوں میں براہ راست اپنے تابع کرنے کا فیصلہ کیا تو اس میں یہ ایک بڑی حکمت پیش نظر تھی تاکہ میں ان مجالس سے براہ راست ایسے کام لوں جن کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری

نسبتاً بہتر طور پر تعمیل پوری ہو سکیں۔ اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ محض خوابوں کی تعمیر نہ کریں بلکہ چھوٹے چھوٹے ایسے اقدام کریں جن کے نتیجے میں غریبانہ سر چھپانے کی ضرورت تو پوری ہو۔ یہ وہ ضرورت ہے جس کے پیش نظر جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے یہ اقدام کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں

آج میں دو ابتدائی پروگرام جماعت کے سامنے رکھتا ہوں

اور یہ تینوں تنظیمیں خصوصیت کے ساتھ میرے مخاطب ہیں۔ اتنا کہ میں ہوں انشاء اللہ تعالیٰ پہنچتی رہیں گی اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں چھوٹے چھوٹے آسان حصوں میں عمل پیرا پروگرام ان کے سپرد کئے جائیں گے لیکن جو بنیادی باتیں میرے پیش نظر ہیں، وہ میں آپ سب کے سامنے پہلے بھی مختلف خطبوں میں رکھتا رہا ہوں، آج پھر ان باتوں میں سے بعض کو دہرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

مذہبی قومیں بغیر اخلاقی تعمیر کے تعمیر نہیں ہو سکتیں اور یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان بد اخلاق ہو اور با خدا ہو۔ اس لئے مذہبی قوموں کی تعمیر میں سب سے اہم بات ان کے اخلاق کی تعمیر ہے اور یہ تعمیر جتنی جلدی شروع ہو اتنا ہی بہتر اور اتنی ہی آسان ہوتی ہے۔ پس اس پہلو سے لجنہ اماء اللہ نے سب سے ابتدائی اور بنیادی کام کرنے ہیں اور یہی ابتدائی اور بنیادی کام عمر کے دوسرے حصوں میں خدام کے سپرد بھی ہوں گے اور انصار کے بھی سپرد ہوں گے لیکن بنیادی طور پر ایک ہی چیزیں ہیں جو عمر کے مختلف حصوں میں مختلف مجالس کو خصوصیت سے سرانجام دینی ہیں

سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے

آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں خرابی کا سب سے بڑا عنصر جھوٹ ہے۔ وہ قومیں جو ترقی یافتہ ہیں، جو بظاہر اعلیٰ اخلاق والی کہلاتی ہیں، وہ بھی اپنی ضرورت کے مطابق جھوٹ بولتی ہیں۔ اپنوں سے نہیں بولتیں تو غیروں سے جھوٹ بولتی ہیں۔ ان کے فلسفے جھوٹ پر مبنی ہیں ان کا نظام حیات جھوٹ پر مبنی ہے، ان کی اقتصادیات جھوٹ پر مبنی ہے غرضیکہ اگر آپ باریک نظر سے دیکھیں تو اگرچہ بظاہر ان کی زندگی کے کاروبار پر CIVILIZATION اور اعلیٰ تہذیب کے ملمع چڑھے ہوئے ہیں لیکن فی الحقیقت ان کے اندر مرکزی نقطہ جس کے گرد یہ قومیں گھوم رہی ہیں اور جس کے اوپر ان کی تہذیبیں مبنی ہیں وہ جھوٹ ہی ہے۔ لیکن یہ ایک الگ بحث ہے مجھے تو اس وقت جماعت احمدیہ کے اندر دلچسپی ہے اور جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر اس خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے، بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے اپنے بعض خطبات میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، سچ بولنا بھی مختلف درجات سے تعلق رکھتا ہے اور مختلف مراحل سے تعلق رکھتا ہے اور کم سچا اور زیادہ سچا اور اس سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ سچا، اتنے بے شمار مراحل ہیں سچ کے جن کو طے کرنا بالآخر نبوت تک پہنچاتا ہے اور صدیقوں کے مرحلے سے آگے خدا تعالیٰ نے سچائی کا جو مقام مقرر فرمایا ہے اسی کو نبوت کہا جاتا ہے۔ ایسا سچا کہ جس کا کوئی پہلو بھی جھوٹ کی ملونی اپنے اندر نہ رکھتا ہو لیکن یہ اونچے سے اونچے اور بلند منصوبے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (سورۃ النساء آیت ۷۰)

کتنے عظیم الشان اور بلند منصوبے ہیں لیکن ان کا آغاز سچ سے ہوتا ہے اور کوئی شخص صالح بھی نہیں ہو سکتا جب تک وہ سچا نہ ہو۔ اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں۔ یہ کام اگر مائیں کر لیں تو باقی مراحل جو ہیں، قوم کے لئے بہت ہی آسان ہو جائیں گے اور ایسے بچے جو سچے ہوں وہ اگر بعد میں لجنہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں یا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں، ان سے وہ تربیت کا کام لے سکتے ہیں کیونکہ سچ کے بغیر وہ فائیبر میسر نہیں آتا، وہ تانا بانا نہیں ملتا جس کے ذریعے آپ بوجھ ڈال سکتے ہیں یا منصوبے بنا کر ان کو ان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جھوٹی قومیں کمزور ہوتی ہیں۔ ان کے اندر اعلیٰ قدریں برداشت کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوا کرتی لیکن یہ ایک بڑا لمبا تفصیلی مضمون ہے اس کو آپ فی الحال نظر انداز فرمائیں اور یہ یقین رکھیں کہ سچ کے بغیر کسی اعلیٰ قدر کی، کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور جو بڑے ہو چکے ہیں ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ایسے پروگرام بنانا کہ بار بار خدام اور انصار اور لجنات اس طرف متوجہ ہوتے رہیں کہ سچائی کی کتنی بڑی قیمت ہے اور اس وقت جماعت کو اور دنیا کو جماعت کی وساطت سے کتنی بڑی ضرورت ہے

تربیت کا دوسرا پہلو

نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرونی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ با خبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں۔ اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں تکلیفیں دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں، اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں، اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں ہو اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانیں کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں، سختیاں کیں، بدتمیزیاں کیں اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور صرف یہی نہیں ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتمیز ہوتے چلے جاتے ہیں اور جن ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں ان کے بچوں کے پھر ان پر ہاتھ اٹھنے لگتے ہیں۔ اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں، جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہر کرتے، شور ڈالتے، ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے، اساتذہ کے لئے ہمیشہ سر دردی بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہوں یا لجنات کے سپرد ناصرات کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے اور ہم نے جو منصوبے بڑے سے بڑے کام کرنے ہیں، وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو، وہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر

جتنا کام آپ کرنا چاہیں، جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا اس کو سجا سکتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر خواہ کیسا ہی بڑا صناع ہی کیوں نہ ہو، وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے نرم کلامی، ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے۔ جتنے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورتحال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ کبھی بلا واسطہ پہنچتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے ہم اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھا سکتے اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتی اور ان کی بد خلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں۔ جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں۔ جماعتیں بٹ سکتی ہیں۔ منافقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سلسلے سے انحراف کے واقعات ہو سکتے ہیں کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں، لیکن جن کے اوپر آئندہ قوموں کی تعمیر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں بہت بڑے بڑے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔

تیسری چیز وسعتِ حوصلہ ہے

بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی کوئی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو اور حوصلے کی یہ تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے۔ بعض بچوں سے نقصان ہو جاتے ہیں۔ گھر کا کوئی برتن ٹوٹ گیا۔ سیاہی کی کوئی دوات گر گئی۔ کھانا کھاتے ہوئے پانی کا گلاس الٹ گیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض ماں باپ برافروختہ ہو کر بچوں کے اوپر برس پڑتے ہیں، ان کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ چپیڑیں مارتے ہیں اور کئی طرح کی سزائیں دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ جن قوموں میں یا جن ملکوں میں ابھی تک ان کا ایک طبقہ یہ توفیق رکھتا ہے کہ وہ نوکر رکھے، وہاں نوکروں کے ساتھ تو اس سے بھی بہت بڑھ کے بد سلوکیاں ہوتی ہیں تو ان گھروں میں جہاں نوکروں سے بد سلوکیاں ہو رہی ہوں، ان گھروں میں جہاں بچوں سے بد سلوکیاں ہو رہی ہوں، وہاں آئندہ قوم میں بڑا حوصلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچوں کی جو تربیت کی وہ محض کلام کے ذریعے نہیں کی بلکہ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے ذریعے کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ جب بچے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بہت ہی قیمتی مقالہ جو آپ نے تحریر فرمایا تھا اور اس کو طباعت کے لئے تیار فرمایا تھا، وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہوگا اور کیسی سزا ملیگی لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں خدا اور توفیق دے دے گا۔ حوصلہ اپنے عمل سے پیدا کیا جاتا ہے اور وہ ماں باپ جن کے دل میں حوصلے نہ ہوں، وہ اپنے بچوں میں حوصلے نہیں پیدا کر سکتے۔ اور نرم گفتاری کا بھی حوصلے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چھوٹے حوصلے ہمیشہ بد تمیز زبان پیدا کرتے ہیں۔ بڑے حوصلوں سے زبان میں بھی تحمل پیدا ہوتا ہے اور زبان کا معیار بھی بلند ہوتا ہے۔ پس محض زبان میں نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ حوصلہ بلند نہ کیا جائے اور وسیع حوصلگی جماعت کے لئے آئندہ بہت ہی کام آنے والی چیز ہے جس کے غیر معمولی فوائد ہمیں اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی نصیب ہو سکتے ہیں۔ لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر نقصان کو برداشت کیا جائے اور نقصان کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ ایک فرق ہے جو میں کھول کر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کو سمجھ کر ان دونوں باتوں کے درمیان توازن کرنا پڑے گا۔

نقصان ایک بری چیز ہے۔ اگر نقصان کا رجحان بچوں میں پیدا ہو تو ان کو سمجھانا اور عقل دینا اور یہ بات ان کے ذہن نشین کرنا بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا فرمائی ہیں، وہ ہمارے فائدہ کے لئے ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی نقصان نہ ہو۔ وضو کرتے وقت پانی کا بھی نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ منہ ہاتھ دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ برتن دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ کپڑے دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف ایک پانی ہی کو لے لیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری قوم میں اور بعض ترقی یافتہ قوموں میں بھی نقصان کا کتنا رجحان ہے میں نے دیکھا ہے بعض لوگ ٹونٹیاں کھول کر کھڑے ہو جاتے ہیں ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ گرم پانی یا ٹھنڈا پانی، جیسا بھی ہے، وہ اکثر ضائع ہو رہا ہے اور بہت تھوڑا ان کے کام آرہا ہے حالانکہ پانی خدا تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدر کرنا ضروری ہے اور قطع نظر اس سے کہ اس سے آپ کا ذاتی نقصان کیا ہوتا ہے یا قوم کا مجموعی نقصان کیا ہوتا ہے، یہ بات ناشکری میں داخل ہے کہ کسی نعمت کی بے قدری کی جائے۔ تو حوصلے سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ نقصان کی پرواہ نہ کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ یہ دو باتیں پہلو بہ پہلو چلنی چاہئیں۔ حوصلے سے مراد یہ ہے کہ اگر اتفاقاً کسی سے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس پر برداشت کیا جائے اور اسے کہا جائے کہ اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اور جن کے حوصلے بلند ہوں وہ پھر بڑے ہو کر نقصان برداشت کرنے کے بھی زیادہ اہل ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ آفات سماوی پڑتی ہیں اور دیکھتے دیکھتے انسان کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں جن کو چھوٹی چھوٹی باتوں کا حوصلہ نہ ہو وہ ایسے موقعوں کے اوپر پھر خدا سے بھی بدتمیز ہو جاتے ہیں۔ اور بے حوصلگی کے ساتھ خود غرضی کا ایک بڑا گہرا رشتہ ہے کہ اس خود غرضی کے نتیجے میں ہر دوسری چیز بے معنی سی دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر وہ فائدہ پہنچا رہی ہے تو ٹھیک ہے اور ذرا سا بھی نقصان کسی سے پہنچے تو انسان حوصلہ چھوڑ بیٹھتا ہے اور جب بندوں سے بے حوصلگی شروع ہو تو بالآخر انسان خدا سے بھی بے حوصلہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں یہ گر سمجھایا کہ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جامع ترمذی۔ ابواب البر والصلۃ۔ باب ما جاء فی الشکر...) کہ جو بندے کا شکر ادا کرنا نہیں سیکھتا وہ خدا کا کہاں کر سکتا ہے۔ جو بندے کا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔ یہ جو گہرا فلسفہ ہے یہ ہم روز مرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ حوصلے پر بھی اسی بات کا اطلاق ہوتا ہے اس کے لئے میں نے کہا تھا کہ یہ معمولی باتیں نہیں، بڑے ہو کر ان کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہ نقصان جس میں انسان بے اختیار ہو اس پر صبر کا نام حوصلہ ہے۔ نقصان کی طرف طبیعت کا میلان ہونا یہ حوصلہ نہیں ہے۔ یہ بے وقوفی ہے جہالت ہے اور بعض صورتوں میں یہ خود ناشکری بن جاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو جب حوصلہ سکھاتے ہیں تو چیزوں کی قدر کرنا بھی سکھائیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہاں انگلستان میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ پانی کا نقصان اور گرمی کا نقصان یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو قوم میں عام پائی جاتی ہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہمارے خود پاکستان سے یہاں آکر جو بسنے والے ہیں، بے ضرورت ہیٹر چلاتے ہیں۔ بے ضرورت آگ جلتی رہتی ہے اس کے اوپر پیسہ خرچ ہوتا ہے یا نہ ہو، کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ بے ضرورت پانی بہتے رہتے ہیں۔ اس سے بہت کم ہی انسان اپنی ضرورت کو پوری کر سکتا ہے اور قومی طور پر جو فائدہ ہے وہ تو ہے لیکن بنیادی طور پر ہر انسان کو ان باتوں کی طرف توجہ دینے کے نتیجہ میں اپنی اخلاقی تعمیر میں مدد ملتی ہے اور اس سے بچوں کی

تربیت میں بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے بجلیوں کو دیکھ لیجئے۔ میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں لوگ بے وجہ بجلیاں جلتی چھوڑ جاتے ہیں۔ ریڈیو آن کیا ہے یا ٹیلی ویژن آن کیا ہے تو کمرے سے نکل گئے اور خالی کمرے ہیں، بجلیاں بھی جل رہی ہیں، ریڈیو آن ہیں یا ٹیلی ویژن آن ہیں۔ کئی دفعہ میں اپنے گھر میں اپنے بچوں سے کہا کرتا ہوں کہ ہمارے گھر جن ہیں کیونکہ میں کمرے میں گیا، وہاں بجلی جل رہی ہے اور ٹیلی ویژن چلا ہوا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کوئی ایسی غیر مرئی مخلوق ہے جو آکر یہ کام کر جاتی ہے۔ انسان کو تو زیب نہیں دیتا کہ اس طرح بے وجہ خدا کی ان نعمتوں کو ضائع کریں تو بارہا یہ دیکھا ہے۔ تربیت کرنی پڑتی ہے لیکن صبر کے ساتھ، بدتمیزی کے ساتھ نہیں اور یہ جو دو باتیں ہیں یہ اکٹھی چلیں گی۔ یعنی حوصلے کی تعلیم اور نقصانات سے بچنے کا رجحان۔ کسی قسم کا قومی نقصان نہ ہو۔ اس کے نتیجے میں انفرادی طور پر بھی آپ کی ذات کو، آپ کے خاندان کو فوائد پہنچیں گے اور بڑے ہو کر قوموں کے بہت ہی عظیم الشان نتائج نکلتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو چھوٹے چھوٹے نقصانوں کی پرواہ نہیں ہوتی جب وہ تجارتیں کرتے ہیں تو اپنی طرف سے وہ حوصلہ دکھا رہے ہوتے ہیں کہ اچھا یہ ہو گیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اچھا وہ نقصان ہو گیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم اور آگے کما لیں گے۔ یہ جہالت کی باتیں ہیں۔ اچھے تاجر وہی ہوتے ہیں جو چھوٹے سے چھوٹا نقصان بھی برداشت نہ کریں اور حوصلے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اپنے نقصان کو آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھیں اور روکنے کی کوشش نہ کریں۔

چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہے

یہ بھی بچپن سے ہی پیدا کرنی چاہیئے۔ جن بچوں کو نرم مزاج مائیں غریب کی ہمدردی کی باتیں سناتی ہیں اور غریب کی ہمدردی کا رجحان ان کی طبیعتوں میں پیدا کرتی ہیں، وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مستقبل میں ایک عظیم الشان قوم پیدا کر رہی ہوتی ہیں جو خیر امت بننے کی اہل ہو جاتی ہے لیکن وہ مائیں جو خود خود غرضانہ رویہ رکھتی ہیں اور اپنے بچوں کو ان کے اپنے دکھوں کا احساس تو دلاتی رہتی ہیں، غیر کے دکھ کا احساس نہیں دلاتیں، وہ ایک خود غرض قوم پیدا کرتی ہیں جو لوگوں کے لئے مصیبت بن جاتی ہے۔ اس لئے انسانی ہمدردی پیدا کرنا صرف نہایت ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر آپ اپنے اس اعلیٰ مقصد کو پا نہیں سکتے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے قرآن کریم فرماتا ہے، کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تم دنیا کی بہترین امت ہو جس کو خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اس لئے ہم اپنی زندگی کا قومی مقصد کھو دیں گے اگر ہم بچپن ہی سے اپنی اولاد کو لوگوں کی ہمدردی کی طرف متوجہ نہ کریں اور عملاً ان سے ایسے کام نہ لیں یا ان کو ایسے کام نہ کروائیں جس کے نتیجے میں غریب کی ہمدردی ان کے دل میں پیدا ہو اور اس کی لذت یا تو بچپن سے ہی شروع ہو جائے گی۔ لذت پانے سے مراد میری یہ ہے کہ اگر کسی بچے سے کوئی ایسا کام کروایا جائے جس سے کسی کا دکھ دور ہو تو اس کو ایک لذت محسوس ہوگی۔ اگر محض زبانی بتایا جائے تو وہ لذت محسوس نہیں ہوگی۔ اور جب تک نیکی کی لذت محسوس نہ ہو اس وقت تک نیکی دوام نہیں پکڑا کرتی۔ اس وقت تک یہ محض نصیحت کی باتیں ہیں۔ اس لئے اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو آپ اپنے بچوں کو اچھی کہانیاں سنا کر سبق آموز نصیحتیں کر کے یا سبق آموز واقعات سنا کر غریبوں کی ہمدردی کی طرف مائل کریں۔ دکھ والوں کے دکھ دور کرنے کی طرف مائل کریں۔ ہر وہ شخص جو مصیبت زدہ ہے۔ کسی تکلیف میں مبتلا ہے یہ احساس پیدا کریں کہ اس کی مصیبت دور ہونی چاہیئے۔ اور اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدمت کا جذبہ ان کے اندر پیدا کریں

بلکہ اس کے ساتھ مواقع بھی مہیا کریں۔ یہاں عام طور پر ایسے مواقع میسر نہیں آتے یعنی روزمرہ کی زندگی میں کیونکہ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں امیروں اور غریبوں کے درمیان فاصلے بہت ہیں یا درمیانے طبقے کے لوگوں کے درمیان اور غریبوں کے درمیان بہت فاصلے ہیں لیکن ہمارے ملکوں میں یعنی غریب ملکوں میں، تیسری دنیا کے ملکوں میں تو غریب اور امیر ساتھ ساتھ ہیں۔ ہر روز ان کی گلیوں، ان کی بازاروں میں غربت تکلیف اٹھاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور محسوس ہوتی ہے۔ وہاں تو نہ صرف یہ کہ کام بہت آسان ہے کہ ہمارا بچوں کو پہنچانا ہی ہے لوگوں کی تکلیفیں دور کرنے کی عادت ڈالی جائے بلکہ مشکل یہ ہے کہ تکلیفیں اتنی ہیں کہ انسان کی حد استطاعت سے بہت بڑھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ ایسے ہی ملکوں کے متعلق، غالباً ایسے ہی ماحول میں غالب نے یہ کہا تھا کہ

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ حاجتیں پوری کرنا ہمارے بس سے بڑھ گیا ہے اس لئے ہم حاجت پوری کرنا چھوڑ دیں بلکہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کس کس کی کریں۔ دل یہ چاہتا ہے کہ ہر ایک کی کرے پس جس کسی کی بھی جتنی حاجت بھی آپ دور کر سکتے ہیں خود بھی کریں اور بچوں سے کروائیں۔ اور بچپن میں اگر اس کی عادت پڑ جائے تو اس کے نتیجے میں بچہ جو لذت محسوس کرتا ہے وہ اس نیکی کو دوام بخش دیتی ہے اور پھر بڑے ہو کر خدام الاحمدیہ میں جا کر یا لجنہ کی بڑی عمر کو پہنچ کر پھر ان تنظیموں کو ان میں محنت نہیں کرنی پڑے گی اور یہ بچے با اخلاق افراد قوم ہمیشہ آگے آئیں گے جو پھر بڑے بڑے کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد اور تیار پائیں گے۔

آخر پر پانچویں بات جو میں نے آج کے خطاب کے لئے چنی ہے وہ مضبوط عزم اور ہمت ہے

مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر یہ اکٹھے نہ ہوں تو ایسا انسان کمزور تو ہو گا با اخلاق نہیں ہو گا۔ نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایسا نرم دل انسان اور ایسا نرم خو انسان مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنا کرنے کی طاقت نہ پائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صدیق اکبر، اس پہلو سے ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ میں ایک کامل نمونہ کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ نمونہ اگرچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے حاصل کیا مگر آپ کی زندگی میں ایک ایسا مقام آیا جہاں اس خلق نے نمایاں ہو کر ایک ایسا عظیم الشان کردار ادا کیا ہے کہ جس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لئے ہم آپ کی مثال دنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ بے حد نرم خو اور نرم دل ہونے کے باوجود جب اسلام پر آپ کی خلافت کے پہلے دن ہی مصیبت کا دور پڑا ہے۔ عظیم مصیبت واقع ہوئی اور مشکلات کا دور شروع ہوا ہے تو وہ شخص جو دنیا کی نظر میں اتنا نرم دل تھا، اتنا نرم خو تھا کہ معمولی سی تکلیف کی بات سے ہی اس کے آنسو رواں ہو جایا کرتے تھے۔ کسی کی چھوٹی سی تکلیف بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا، اتنے حیرت انگیز عزم کے ساتھ ان مشکلات کے مقابل پر کھڑا ہو گیا ہے کہ جیسے سیلاب کے سامنے کوئی عظیم الشان چٹان کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایک ذرہ بھر اس کے سرکنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت کمینے عزم ذلیل نہیں عظمت کا ایک پہاڑ بن کر آپ نے دنیا کو دکھایا۔ پس نرم دلی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان مشکلات کے وقت کمزور ہو جایا کرتی ہوئی مشکلات کے سامنے ہمت ہار جائے۔ بچپن سے ہی ...

پیدا کرنا چاہیئے کہ ہم نے شکست نہیں کھانی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ جو فقرہ ہے یہ ایک عظیم الشان فقرہ ہے جو آپ کے اس عظیم خلق پر روشنی ڈالتا ہے کہ

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

بہت ہی بلند تعلیم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم خلق پر روشنی ڈالنے والا یہ ایک بہت ہی پیارا فقرہ ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ ہونے والوں کی سرشت میں کبھی ہرگز ناکامی کا خمیر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ عزم اور ہمت بچپن ہی سے پیدا کئے جائیں تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ہمتیں ہار جاتے ہیں امتحان میں فیل ہو جائیں تو زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ زندگی کی کوئی مراد پوری نہ ہو تو ان کا سارا فلسفہ حیات ایک زلزلے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ سوچتے ہیں پتہ نہیں خدا بھی ہے کہ نہیں۔ ان کی چھوٹی سی کائنات تمناؤں کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور معمولی سا زلزلہ بھی ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ اس لئے وہ قومیں جنہوں نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں، عظیم الشان مقاصد کو حاصل کرنا ہے اور عظیم الشان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جن کا مشکلات کا دور چند سالوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ صدیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ہر مشکل کو انہوں نے سر کرنا ہے، ہر مصیبت کا مردانگی کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔ ہر زور آور دشمن سے ٹکر لینی ہے اور اس کو ناکام اور نامراد کر کے دکھانا ہے، ایسی قوموں کی اولادیں اگر بچپن ہی سے عزم کی تعلیم نہ پائیں تو آئندہ نسلیں پھر اس عظیم الشان کام کو سرانجام نہیں دے سکیں گی اس لئے بہت ہی ضرورت ہے کہ جہاں نرم خو بچے پیدا کریں، جہاں نرم دل بچے پیدا کریں، جہاں نرم خو اولاد پیدا کریں جو دوسروں کی ادنیٰ سی تکلیف سے بھی بے چین اور بے قرار ہو جاتی ہو اور ان کے دل کسی دوسرے کے دل کے غم سے پگھلنے شروع ہو جائیں، اس کے باوجود اس اولاد کو عزم کا پہاڑ بنا دیں اور بلند ہمتوں کا ایک ایسا عظیم الشان نمونہ بنائیں کہ جس کے نتیجہ میں قومیں ان سے سبق حاصل کریں۔

یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام میں پیش نظر رکھنے چاہئیں ان پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بنیاد ڈال دیں اور سب سے زیادہ توجہ ان اخلاق کی طرف کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔ کیونکہ آج کی جماعت احمدیہ اگر ان پانچ اخلاق پر قائم ہو جائے اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے اور ان کی اولادوں کے متعلق بھی یہ یقین ہو جائے کہ یہ بھی آئندہ انہیں اخلاق کی نگران اور محافظ بنی رہیں گی اور ان اخلاق کی روشنی دوسروں تک پھیلاتی رہیں گی اور پہنچاتی رہیں گی تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم امن کی حالت میں اپنی جان دے سکتے ہیں۔ سکون کے ساتھ اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر سکتے ہیں اور یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کئے گئے تھے، ہم نے جہاں تک ہمیں توفیق ملی ان کو سرانجام دیا۔

دوسرا پہلو مختصراً عبادات کا پہلو ہے

اس سلسلے میں میں بارہا جماعت کو پہلے بھی متوجہ کر چکا ہوں کہ ابتدائی چیزوں کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ان میں سب سے ابتدائی اور سب سے اہم نماز ہے۔ ہماری نمازوں میں ابھی کئی قسم کے خلاء ہیں۔ جو بلند تر منازل سے تعلق رکھنے والے خلاء ہیں ان کا میں تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اب میں آپ کو بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ ہمارے اندر آج کی نسلوں میں بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے بڈھے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ بات ہمیں روزمرہ نظر آنی چاہیئے اور ہمیں اس سے بے چین ہو جانا چاہیئے۔ تنظیمیں کیوں اس سے بے چین نہیں ہوتیں۔ تنظیمیں کیوں یہ کمزوری نہیں دیکھتیں اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ نماز پڑھے تو سمجھ کر نماز پڑھے۔ عبادت کے مضمون میں تو بہت سی وسیع باتیں ہیں۔ بہت سی باتیں ہیں جو اپنے اندر پھر اور بہت سی منازل رکھتی ہیں لیکن سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر نماز پر قائم کر دیں کسی اور نیکی کی اتنی تلقین قرآن کریم میں آپ کو نہیں ملے گی جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام صلوٰۃ کی تلقین ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تلقین بھی ہمیشہ اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کی روح یہی ہے کہ ہم اپنی عبادات کو کھڑا کر دیں اور اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ ان کو اس طرح مستحکم کر دیں کہ کوئی ابتلاء کوئی زلزلہ کوئی مشکل ہماری نمازوں کو گرا نہ سکے۔ اس کے لئے پہلا بنیادی قدم یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص نماز با ترجمہ جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملنے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے اس کو یہ عادت پڑ جائے کہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے۔ یہ بنیاد اگر قائم ہو جائے تو اس کے اوپر پھر عظیم الشان عبادات کی عمارتیں قائم ہو سکتی ہیں، منازل نئی سے نئی بن سکتی ہیں، عبادتوں کو نئی رفعتیں حاصل ہو سکتی ہیں مگر یہ بنیاد نہ ہو تو اوپر کی منزلیں بن ہی نہیں سکتیں۔

اس لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنات کو اپنے آئندہ کے پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دینی چاہیئے کہ ان کی مجالس کے اندر ایک بھی فرد نہ رہے جو نماز کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور پنج وقتہ نماز پر قائم نہ ہو باقی ساری باتیں انشاء اللہ رفتہ رفتہ سکھائی جائیں گی۔

میرا پروگرام یہ ہے کہ تمام مجالس پر اس پہلو سے نظر رکھوں اور ان کی رپورٹوں کو سر دست مختصر بنا دوں، ان سے یہ توقع رکھوں کہ آپ لمبی تفصیلی رپورٹیں مجھے نہ کریں جن سے میں خود براہ راست گذر نہ سکوں بلکہ مجھ تک آپ جو کام پہنچانا چاہتے ہیں وہ مختصر کر دیں اور بجائے اس کے کہ یہ بتائیں کہ آپ نے کتنے پیڑ لگائے اور کتنی محنتیں کیں اور کس طرح ان پودوں کو تناور درختوں میں تبدیل کیا، مجھے صرف یہ بتا دیا کریں کہ پھل کتنے لگے پیڑوں سے مجھے غرض نہیں ہے تو پھلوں کے لحاظ سے ان پانچ عادات کے متعلق رپورٹ مل جائے کہ آپ نے کتنے احمدیوں میں یہ عادات راسخ کر دی ہیں۔ کیا کام کیا ہے کتنے لوگوں نے، بچوں نے، بڑوں نے، مردوں اور عورتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے اور اس کے سلسلے میں آپ نے کیا کارروائیاں کی ہیں؟ سر دست صرف یہ بتائیں جن پر نظر رکھنے کے لئے کیا کارروائیاں کی ہیں؟ عادتوں کو مزید راسخ کرنے کے

کہنے کیا کاروائیاں کی ہیں؟ اتنا حصہ بے شک مزید کچھ بتا دیں۔ جو بچوں کی حفاظت سے تعلق رکھنے والا حصہ ہے۔ پہل پیدا کریں۔ ان کی حفاظت کا انتظام کریں اور وہ حفاظت کی جو کاروائیاں ہیں وہ اپنی رپورٹ میں بے شک مختصر لکھ دیا کریں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ پتہ لگ جایا کرے کہ عرصہ زیر رپورٹ میں کتنے ایسے احمدی بچے، بڑے تھے جو نماز پنج وقتہ نہیں پڑھتے تھے جن کو آپ نے نماز پنجوقتہ کی عادت ڈالی ہے یا کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ نے ایک یا دو نمازوں کی عادت ڈالی ہے۔ صرف یہ تعداد کافی ہے اگلی رپورٹ میں ان کا ذکر نہ ہو بلکہ مزید جو آپ نے اس میں شامل کئے ہیں ان کا ذکر ہو یا اگر دو پڑھتے تھے اور تین پڑھنے لگ گئے تو ان کا ذکر ہو سکتا ہے اور اسی طرح یہ ذکر کہ کتنے ایسے احمدی تھے جن کو نماز کا ترجمہ نہیں آتا تھا اور ان کو آپ نے کسی حد تک ترجمہ پڑھایا ہے۔ اس کے بھی مختلف مراحل ہیں۔ کسی کو ترجمہ شروع کروا دیا گیا ہے، کسی کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے تو دو حصوں میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اتنے ترجمہ پڑھ رہے ہیں اور اتنے ایسے خوش نصیب ہیں جو اگرچہ پہلے ترجمہ نہیں جانتے تھے اور اب ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کو ترجمہ آگیا ہے تو یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں، ان کی طرف ساری مجالس اپنی ساری توجہ مبذول کر دیں۔ ان کے علاوہ جو دوسرے کام ہیں، سردست وہ جاری تو رہیں گے مگر ان کو مقابلۃً ثانوی حیثیت دیں اس سے میں امید رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جماعت کی عظیم الشان تعمیر کی ایسی بنیادیں قائم ہو جائیں گی جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا میں اسلام کی عمارت کو مستحکم اور بلند تر کرنے میں عظیم الشان کارنامے سرانجام دیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

افسوس! مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش (نانبائی) وفات پا گئے

آپ کے والد محترم حضرت بابا صدرالدین صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور قادیان کے پرانے باشندے تھے۔ آپ کریانہ کی دکان کرتے تھے خاص طور پر دالیں تیار کرنے میں خاص مہارت تھی۔ سالہا سال تک لنگر خانہ مسیح موعودؑ کے لئے اپنے ہاتھ سے خود ہاتھ والی چکی پر پیس کر دالیں تیار کر کے لنگر کے لئے سپلائی کرتے رہے۔ اس طرح ان کا آٹا نہایت عمدہ ہوتا تھا اور قادیان میں مشہور تھا۔

مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ نیک سیرت باپ کی صحبت میں پرورش پائی اور ان کے کام میں شریک رہتے آپ نے لنگر خانہ میں اشتہار … سپلائی کرنے کے علاوہ نانبائی کا کام بھی سیکھا اور کئی سال تک لنگر خانہ میں اس خدمت پر مامور رہے۔ گذشتہ دس سال سے صحت کی خرابی کے باعث ریٹائر ہو گئے تھے اور بہادر نرم قلب رفیق النفس حلیم تھے چند ہفتوں سے بیماری کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور مورخہ ۲۴/۱/۸۹ کو رات ساڑھے نو بجے بعمر قریباً ۷۵ سال داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اگلے روز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ۴ لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے زیر تعلیم ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے نیز بچوں کا حامی و ناصر ہو۔

(ادارہ)

پروگرام دورہ مکرم محمد طاہر صاحب غوری نمائندہ وقف جدید صوبہ تامل ناڈو کیرالہ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۳ ۱/۹۰	الانلور	۱۴ ۲/۹۰	۱	۱۵ ۲/۹۰
رخصت حیدرآباد	۵ یوم			سرباکنی	۱۵	۱	۱۶
مدراس	۱۲ ۱/۹۰	۴	۱۶ ۱/۹۰	کالیکٹ	۱۶	۴	۲۰
ہیلاپالم	۱۷	۱	۱۸	کوڈیاتھور	۲۰	۱	۲۱
شنکرن کوئل	۱۹	۱	۲۰	پتہ پریم	۲۱	۱	۲۲
کوٹار	۲۰	۱	۲۱	عالیم پلم	۲۲	۱	۲۳
شیواکاشی	۲۱	۱	۲۲	کیروالائی	۲۳	۱	۲۴
ٹوٹی کورین	۲۲	۱	۲۳	کلی کولم	۲۴	۱	۲۵
سورن کوڈی	۲۳	۱	۲۴	کالیکٹ	۲۵	۱	۲۶
ستان کولم	۲۴	۱	۲۵	منگلور	۲۶	۱	۲۷
کرونا گاپلی	۲۵	۳	۲۸	شکلاس پور	۲۷	۱	۲۸
آدی ناڈ	۲۸	۱	۲۹	موگرال منجیشور	۲۸	۲	۲ ۳/۹۰
کوئیلون	۲۹	۱	۳۰	پینگاڈی	۲ ۳/۹۰	۴	۶
الپی	[illegible]	۱	۳۱	کنانور	۶	۲	۸
ارناکولم۔ادی ناڈ	۱ ۲/۹۰	۳	۴ ۲/۹۰	کنڈلائی	۹	۱	۱۰
کوچین	۴	۱	۵	ٹیلی چیری	۱۰	۱	۱۱
اٹراپورم	۵	۱	۶	کوڈالی	۱۱	۲	۱۳
مواٹی پژہ	۶	۱	۷	ہٹانور	۱۳	۱	۱۴
چاواکاٹ	۷	۱	۸	مرکرہ	۱۴	۳	۱۷
پلی پرم	۸	۱	۹	حیدرآباد	رخصت ۵ یوم		
کاوشیری	۹	۱	۱۰	اگاسی	۲۳	۱	۲۴
پالگھاٹ	۱۱	۱	۱۲	قادیان	۲۶	-	-
منارگواٹ	۱۲	۲	۱۴				

پروگرام دورہ وقف جدید مکرم شمس الحق خان معلم وقف جدید علاقہ اڑیسہ بہار

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
نادورکیسلا	۳ ۱/۹۰	۲	۵ ۱/۹۰	نیاگڑھ ماڑکاگڑا	۱ ۲/۹۰	۲	۳ ۲/۹۰
جمشیدپور	۵	۲	۷	نرگاؤں	۳	۱	۴
رانچی سلبہ	۷	۳	۱۰	خوردہ	۴	۱	۵
مہوبھنڈار یوسی پٹناگر	۱۰	۴	۱۴	کیرنگ	۵	۵	۱۰
سورو	۱۴	۲	۱۶	چیدوار	۱۰	۱	۱۱
ہلدی پدا۔بالاسور	۱۶	۲	۱۸	ڈھینکانال	۱۱	۱	۱۲
بھدرک	۸	۲	۲۰	کونڈچہ پاڑا	۱۲	۱	۱۳
تارا کوٹ	۲۰	۱	۲۱	سمبلپور	۱۳	۱	۱۴
کیندراپاڑا	۲۱	۱	۲۲	تالچیر	۱۴	۱	۱۵
سونگھڑا	۲۲	۲	۲۴	پٹنہ تالمبرکوٹ	۱۵	۱	۳۱
یارادیپ	۲۴	۱	۲۵	ازکھ پٹنہ	۱۶	۱	۱۷
سراونیاگاؤں	۲۵	۱	۲۶	کرنجا پلی	۱۷	۳	۲۰
کٹک	۲۶	۳	۲۹	کوشیدہ	۲۰	۱	۲۱
بھنیشور	۲۹	۴	۲ ۲/۹۰	پیکال	۲۱	-	-

… آپ کا … (منیجر بدر)

جوابی تعاقب

(پہلی قسط)

جناب ملک منظور الٰہی صاحب اعوان رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ و سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے ٹریکٹ بعنوان "قادیانی بھائیو! ہوش میں آؤ اور عقل سے کام لو!"

(جو کہ افراد جماعت احمدیہ میں بکثرت تقسیم کیا گیا ہے)

کا مدلّل اور مسکت جواب محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان نے ایک ٹریکٹ میں ذی اقتدار اصحاب حق و عقد دانشوران ملک و قت دولت پاکستان برائے سعادت نوجوانان احمدیت و دیگر غیر متعصب حضرات گرامی قدر کے لئے دیا ہے۔ جو بالترتیب قارئین "بدر" کی ضیافت طبع کے لئے درج ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ ہے احراری تبلیغی اخلاق کے نمونہ کا اصل عکس

پاکستانی قادیانی بھائیو! ہوش میں آؤ اور عقل سے کام لو

امتناع قادیانی آرڈیننس مورخہ ۲۶ اپریل ۸۴ء آپ سب کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ اور آپ لوگ دن رات یہ رونا روتے رہتے ہیں کہ حکومت ان کو ان کی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہنے دیتی۔ ان کو ان کی عبادت گاہ میں اذان نہیں دینے دیتی کلمہ طیبہ کو پاکستان سے مٹا رہی ہے۔ ان کو کلمہ طیبہ بھی نہیں پڑھنے دیتی کلمہ طیبہ عبادت گاہ، مکان، دکان پر نہیں لکھنے دیتی اور کلمہ طیبہ کا بیجز بھی نہیں لگانے دیتی اور نہ ہی کلمہ طیبہ کا بنا ہوا بیج سینہ پر لگانے دیتی۔ عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو صاف کر رہی ہے یا ان پر لکڑی کے تختے لگا کر کلمہ طیبہ کو اوجھل کر دیا گیا ہے۔ اور جہاں کسی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہو یا سینہ پر کسی قادیانی نے کلمہ طیبہ والا بیج لگایا ہوا ہو یا کسی مکان پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو یا کوئی کلمہ طیبہ پڑھ رہا ہو تو ان کو امتناع قادیانی آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کر کے سزا دلائی جاتی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آپ تین چار لاکھ پاکستانی قادیانی بھائیوں کا سربراہ خلیفہ چہارم اور آپ کے بقول دنیا کا امام وقت آپ سب کو مصیبتوں اور تکلیفوں میں چھوڑ کر خود مئی ۱۹۸۴ء میں لنڈن فرار ہو گیا ہوا ہے اور بقول مرزا طاہر جنرل ضیاء الحق کے امتناع قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر جیل میں ڈال کر اسے جماعت احمدیہ سے الگ کر دینا چاہتا تھا۔ جس کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مرزا طاہر تین سال اور جرمانہ کی سزا سے ڈر کر لنڈن بھاگ گیا ہوا ہے۔ جہاں بیٹھ کر وہ آپ کو مصائب برداشت کرنے اور صبر کی تلقین کرتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ پاکستان میں آپ پر مظالم ختم ہو رہے تو دیکھنا کہ لاکھوں مسلمان احمدی ہو جائیں گے اور یہ کہ اس صدی میں ساری دنیا پر احمدیوں کی حکومت قائم ہو جائے گی حالانکہ وہ خود اور آپ سب خوب جانتے ہیں کہ ایک صدی گذر جانے کے باوجود اس وقت تک کبھی ایک قصبہ ربوہ قادیان یا کسی اور جگہ میں بھی احمدیوں کی حکومت قائم نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ سوچیں کہ پچھلی صدی کا کیا بنا ... اب مرزا ... دنیا امریکہ ... چیلنج ... جاپان وغیرہ ... پر احمدی حکومت مرزا طاہر کیسے قائم کرے گا۔ اور کس ...

اور ان حالات میں آپ سے گذارش ہے کہ ... درخواست کریں کہ وہ لنڈن سے ربوہ واپس آ کر آپ کا سہارا بنے ... کو مسلمان اور مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ امام وقت سمجھے اور دنیا میں ہر جگہ احمدی حکومت قائم کرنے کی کوشش اپنے مرکز ربوہ سے کرے اور جولائی ۱۹۸۹ء میں پاکستان آ کر سب سے پہلے حسب سابق ہلٹن ہوٹل لاہور میں اعلان کرے کہ وہ پکا اور سچا مسلمان ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے مسلمان کہلانے سے نہیں روک سکتی۔ اگر وہ جولائی ۱۹۸۹ء میں پاکستان نہ آئے تو آپ کو مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھا کر بھی مرتد رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ دنیا کے باقی سو کروڑ مسلمانوں کی طرح مسلمان ہو جائیں اور مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اعظم اور مرزا طاہر مرتد پر لعنت بھیجیں اس کے بعد آپ کو امتناع قادیانی آرڈیننس کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

آپ کا خیر خواہ منظور الٰہی اعوان رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان

(قارئین کرام اس ... کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ مفصل جواب اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔)

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

جوابی تعاقب

(۱)

بسلسلہ ٹریکٹ رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پاکستانی تحفظ ختم نبوت کے والے بھائیو!

ہوش میں آؤ اور قائم رکھنے والے ہماری بات سنو!

ملک صاحب جناب منظور الٰہی صاحب ملک اعوان "رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" و "امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ" و سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "پاکستانی قادیانی بھائیو! ہوش میں آؤ اور عقل سے کام لو" ہمیں ملا ہے جو ہر جگہ بکثرت تقسیم ہوا ہے۔ اس کا جواب دینا اب ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ جس انداز "خیر خواہی" کے تحت ملک صاحب نے یہ مضمون ہر احمدی کو پیش کیا ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سو جواباً عرض ہے کہ:۔

(۱) سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس "خیر خواہ" نے افراد جماعت کو مخاطب کیا ہے اس نے اسلامی اخلاق کو خود بھی تو ملحوظ رکھا ہے یا نہیں؟ میں کہوں گا قطعاً نہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بارے میں نہایت دل آزار الفاظ "مرتد اعظم" استعمال کئے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے لئے بھی لفظ "مرتد" استعمال کرنے کے علاوہ طعن و تشنیع سے پُر خلاف حقائق اور نازیبا الفاظ بھی استعمال کئے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان مقدس ہستیوں کے لاکھوں پیروکار ذی وقار اصحاب علم و فن اور نابغہ روزگار دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے لفظ "لعنت" کا استعمال بھی کیا ہے جو کچھ کم ہتک آمیز نہیں۔ وہ سوچ لیں کہ یہ لعنت الٹ کر کہیں ان پر ہی نہ پڑ گئی ہو۔

آپ نے جس قدر اپنے اس مختصر ورق میں سخت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں ہمارے نزدیک ان کا اسلام کی اخلاقی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں بلکہ دور کا بھی واسطہ نہیں۔ قرآن مجید تو اپنے ماننے والوں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ دوسروں کے معبودوں کو بھی گالیاں مت دو۔ اور حدیث نبوی میں جو ارشاد نبوی صلعم ہے ... آئے تو اس کی عزت کرو۔ آپ سے ہمارا ... مطالبہ ہے کہ کیا آپ ... ضعیف ... ہے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... مخالفین ... اسلام کی کسی قابل احترام شخصیت کو کسی قسم کے تنابز بالالقاب یا نازیبا ہتک آمیز کلمات سے مخاطب کیا ہو یا ...

کرام کو اس کی تعلیم دی ہو۔ جیسا کہ آپ "فدائیانِ رسول" اور ختمِ نبوت کی حفاظت کے دعویدار ہوتے ہوئے کر رہے ہیں۔ اب تو آپ کا رویہ بدکلامی یا گستاخی سے تجاوز کر کے دست درازی یعنی لوٹ مار اور قتل و غارت تک پہنچ چکا ہے۔ ہمارے امام حضرت محمود کی تعلیم اس بارہ میں یہ ہے کہ ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو
جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو
یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اس دن
ہے قادرِ مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو

(۳) ہم اپنے اس خیرخواہ کو یہ بات بھی بتلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان کی "ختم نبوت یوتھ فورس" نے (جس کے یہ سرپرست ہیں) زبان درازی سے دست درازی تک نوبت پہنچا دی ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر کئی مقامات پر احمدی افراد کے گھروں کو لوٹنا جلانا اور کئی احمدیوں کو موت کے گھاٹ اتارنا زخمی کرنا بھی وقوع میں آیا ہے۔ ان کی ان تمام بہیمانہ اور وحشیانہ واردات کا نشانہ بچیانہ "ننکانہ صاحب" چک ۵۶۳ گ ب ۵۶۵ ضلع فیصل آباد اور حال ہی میں چک سکندر بنے ہیں۔ اب ہمارے اس خیرخواہ کی یہ تازہ اشتہاری تلقین بھی کہیں کوئی نیا گل کھلانے والی نہ ہو۔ خدا خیر کرے۔

(۴) قرآن مجید کے جلائے جانے کے جس الزام کی بناء پر فساد کی یہ آگ بھڑکائی گئی ہے اس کا مقدمہ تو عدالت میں جا چکا ہے اس کا فیصلہ الزام ثابت ہونے پر حکومتِ وقت کو کرنا ہے۔ لیکن جو قرآن مجید ننکانہ صاحب کی عبادت گاہ اور احمدی گھرانوں سے نکال کر فسادیوں نے خود جلائے اور نالیوں میں پھینکے اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ جناب میاں محمد رمضان صاحب نظامی ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب نے اس بارہ میں جو بیان دیا ہے وہ بھی قابلِ توجہ ہے انہوں نے فرمایا :۔

"مرزائیوں کے گھر اور سامان جلانے کے دوران متعدد قرآن مجید بھی جلا دیئے گئے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا تعالیٰ ہمارے شہر پر کوئی عذاب نازل کر دے۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کے روز مسجد ٹوڈا تالاب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا جلسہ تھا جس میں مقامی انتظامیہ کے افسران بھی موجود تھے۔ اس جلسے میں بڑے فخر سے یہ بات کہی گئی کہ نوجوانوں نے تباہی اور بربادی کی جو کارروائی کی ہے ہم اس کو سلام کرتے ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے فخر کا مقام ہے۔ مقررین نے کہا کہ ہم اسسٹنٹ کمشنر صاحب اور ڈی ایس پی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمارے بچوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونے دی۔ ان تقاریر میں کہا گیا کہ جو قرآن مجید جلائے گئے وہ ہمارے نہیں مرزائیوں کے قرآن مجید تھے حالانکہ میں نے جلے ہوئے قرآن مجید اور سیپارے دیکھے ہیں، وہ محض عربی زبان میں قرآن کا متن تھے ان پر کوئی تفسیر یا ترجمہ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ باپردہ خواتین جن کی شرافت سے پورا شہر واقف ہے اور جنہوں نے اپنے محلے میں درجنوں بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا ان کی بھی بے عزتی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ متعدد عورتوں نے قرآن پاک کے اوراق نالیوں میں پڑے ہوئے اکٹھے کئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی نے جرم کیا تھا تو اسے پکڑنا چاہئے اور اسے سزا دینی چاہئے لیکن اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ جرم کوئی کرے اور سزا کسی اور کو دی جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کی تذلیل ہے۔ میں نے ایک عالمِ دین سے اس بارے میں پوچھا تو وہ رونے لگ گئے۔ (شاید وہ تحفظ ختم نبوت والوں میں سے نہیں ہوں گے۔ ناقل) ایسا ظلم تو ۱۹۴۷ء میں سکھوں نے بھی نہیں کیا تھا۔ اس واقعہ سے اسلام کی بدنامی ہوئی ہے۔"

(ماخوذ از رپورٹ مرتب کردہ سیکرٹری صاحب بار ایسوسی ایشن ننکانہ صاحب بحوالہ روزنامہ "الفضل" مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء صفحہ ۲)

جناب خیرخواہ قادیانیاں و داعیٔ اسلام سرپرست یوتھ فورس تحفظ ختم نبوت! ایمان داری سے بتلایئے کیا یہی اسلام ہے۔ جس کی آپ قادیانیوں کو دعوت دے رہے ہیں؟

(۵) آپ نے اپنے پمفلٹ میں "امتناعِ قادیانی آرڈیننس" کی رو سے احمدیوں پر روا رکھی جانے والی سختیوں کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ ان کے لئے وبالِ جان ہے۔ یعنی حکومت

● ۔۔ ان کو ان کی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہنے دیتی۔
● ۔۔ کلمہ طیبہ بھی نہیں پڑھنے دیتی۔
● ۔۔ ان کو ان کی عبادت گاہوں میں اذان نہیں دینے دیتی۔
● ۔۔ کلمہ طیبہ عبادت گاہ، مکان، دکان پر نہیں لکھنے دیتی۔
● ۔۔ کلمہ طیبہ کو پاکستان سے مٹا رہی ہے۔
● ۔۔ اور کلمہ طیبہ کا بیج بھی نہیں لگانے دیتی۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

اور اس پر "امتناعِ قادیانی آرڈیننس" کے تحت مقدمہ درج کر کے سزا دلوائی جاتی ہے۔

میں صرف اتنا پوچھتا ہوں کیا یہ آرڈیننس شریعتِ حقہ کی تعلیم و تلقین سے کچھ بھی مطابقت رکھتا ہے یا ایک جابر آمر کی اپنی ایجاد ہے جو نفاذِ اسلام کا مدعی تھا۔ کیا کلمہ طیبہ کو مٹانا، اس کی اشاعت کو روکنا اور کلمہ پڑھنے والوں کو سزا دینا خدا تعالیٰ کی رضامندی والی بات ہے یا اس کے غضب کو دعوت دینے والی؟ اور یہ آرڈیننس جاری کرنے والے جابر آمر کا جو حشر ہوا ساری دنیا اس سے آگاہ ہے۔ یہاں اس کے تفصیلاً ذکر کی ضرورت نہیں۔ ہاں البتہ اس سے عبرت پکڑنے اور سبق لینے کی ضرورت ہے۔

(۶) آپ کس منہ سے ہمیں اسلام کی دعوت دے رہے ہیں جبکہ آپ نے حقیقی اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ اس بارے میں اگر آپ میری نہیں سنتے تو اپنے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی سن لیجئے۔ آپ فرما گئے ہیں اور کیا ہی خوب فرما گئے ہیں :۔

"یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نمازیں جو تم میں سے بعض لوگ پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں؟ جو مسئلے پر کھڑا ہے وہ قرآن سننا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی تیئس ۲۳ گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لے کر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو۔ پھر میں کمیونزم سے کیوں لڑوں .... ہمارا سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کے لئے اور قسم کھانے کے لئے ہے۔"

(احراری اخبار "آزاد" مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

اور قادیانی آرڈیننس جس کی آڑ لے کر آپ احمدیوں کو جبر و ستم کا نشانہ بنا کر زبردستی اپنے خود ساختہ اسلام کی طرف لانا چاہتے ہیں اس اسلام کے بارے میں ایک اور اعلان بھی سن لیجئے :۔

پاکستان کے ہمہ مقتدر سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے نفاذِ اسلام کا جو بلند بانگ دعویٰ کیا تھا اور اسلام ہی کے نام پر ریفرنڈم کے ذریعہ مزید پانچ سال کے لئے مسندِ صدارت پر قبضہ جمایا تھا۔ اپنے گیارہ سالہ دورِ حکومت میں آمرِ مطلق ہوتے ہوئے بالآخر اپنی وفات سے چھ ماہ قبل اوکاڑہ میں سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے برملا اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ :۔

"افسوس ہے ہم ۴۰ سال بعد ہم نہ مسلمان ہیں نہ پاکستانی اور نہ انسان رہے ہیں .... مجھے نظر آ رہا ہے کہ پورے کا پورا معاشرہ گڑھے کی طرف جا رہا ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۸ فروری ۱۹۸۸ء)

باقی آئندہ

پروگرام دورہ جات نمائندگان وقف جدید

جماعت احمدیہ ہندوستان کے تمام صدر صاحبان و عہدیداران اور مبلغین و معلمین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندگان وقف جدید وصولی چندہ وقف جدید اور وعدہ جات کے حصول کے سلسلہ میں درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ شروع کر رہے ہیں جملہ صدر صاحبان عہدیداران جماعت و مبلغین کرام و معلمین کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نمائندگان وقف جدید سے مکمل تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ناظم وقف جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید

برائے صوبہ آندھرا - کرناٹک - کلکتہ - مہاراشٹرا

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
۱	قادیان	—	—	۳/۱	۱۸	حیدرآباد	۱۴ ۳/۹۰	۱	۱۵ ۳/۹۰
۲	کلکتہ	۵ ۱/۹۰	۱۰	۱۵	۱۹	یادگیر	۱۶	۴	۲۰
۳	کھڑگپور	۱۶	۱	۱۷	۲۰	تیماپور	۲۱	۱	۲۲
۴	رخصت ۱۰ یوم				۲۱	شوراپور	۲۳	۱	۲۴
۵	حیدرآباد	۲۷	۱۰	۶ ۲/۹۰	۲۲	دیوڈرگ	۲۵	۱	۲۶
۶	جڑچرلہ	۷ ۲/۹۰	۱	۸	۲۳	گلبرگہ	۲۷	۲	۲۹
۷	محبوب نگر	۹	۱	۱۰	۲۴	بنگلور	۳۰	۵	۴ ۴/۹۰
۸	دودمان	۱۱	۱	۱۲	۲۵	شموگہ	۵ ۴/۹۰	۲	۷
۹	چنتہ کنٹہ	۱۳	۳	۱۶	۲۶	ساگر	۸	۱	۹
۱۰	حیدرآباد	۱۷	۱	۱۸	۲۷	سورب	۱۰	۲	۱۲
۱۱	میدک	۱۹	۱	۲۰	۲۸	ہبلی	۱۳	۱	۱۴
۱۲	کاماریڈی	۲۱	۱	۲۲	۲۹	بلگام بلاری	۱۵	۱	۱۶
۱۳	چنداپور	۲۳	۱	۲۴	۳۰	ساونت واڑی	۱۷	۲	۱۹
۱۴	عادل آباد	۲۵	۱	۲۶	۳۱	لونڈہ مظفر گڑھ	۲۰	۲	۲۲
۱۵	حیدرآباد	۲۷	۱	۲۸	۳۲	بمبئی	۲۳	۵	۲۸
۱۶	سکندرآباد	۲۹	۲	۳/۱	۳۳	دہلی	۱ ۵/۹۰	۳	۴ ۵/۹۰
۱۷	مضافات آندھرا	۳/۲	۱۰	۱۲	۳۴	قادیان	۵/۵		

پروگرام دورہ مکرم ایاز احمد صاحب صوبہ بنگال

نمبر شمار	نام جماعت	روانگی	قیام	آمد	نمبر شمار	نام جماعت	روانگی	قیام	آمد
۱	بتولیہ	۱ ۱/۹۰	۱	۲ ۱/۹۰	۱۵	شیشم پور	۱۸ ۱/۹۰	۱	۱۹ ۱/۹۰
۲	ہوگلی	۲	۱	۳	۱۶	تل ہٹی	۱۹	۱	۲۰
۳	سری رام پور	۳	۱	۴	۱۷	گانتلہ	۲۰	۱	۲۱
۴	موہن پور	۴	۱	۵	۱۸	کیتھا	۲۱	۱	۲۲
۵	ڈائمنڈ ہاربر	۵	۱	۶	۱۹	سندرپور	۲۲	۱	۲۳
۶	کبیرہ	۶	۲	۸	۲۰	پرولیہ	۲۳	۱	۲۴
۷	بانسرہ	۸	۱	۹	۲۱	ابراہیم پور	۲۴	۱	۲۵
۸	چھوٹا کلکتہ	۹	۲	۱۱	۲۲	بھرت پور	۲۵	۱	۲۶
۹	ہشماری	۱۱	۱	۱۲	۲۳	رائے گرام	۲۶	۱	۲۷
۱۰	دیا (اٹنا)	۱۲	۱	۱۳	۲۴	تال گرام	۲۷	۱	۲۸
۱۱	بیل ڈانگا	۱۳	۱	۱۴	۲۵	گیت گرام	۲۸	۱	۲۹
۱۲	ہزبیڑی	۱۴	۱	۱۵	۲۶	پکھورن	۲۹	۱	۳۰
۱۳	سگوان گولہ	۱۵	۱	۱۶	۲۷	سنی گرام	۳۰	۱	۳۱
۱۴	تپلیر چک	۱۶		۱۸	۲۸	بولپور	۳۱	۱	۱ ۲/۹۰

نمبر شمار	نام جماعت	روانگی	قیام	آمد	نمبر شمار	نام جماعت	روانگی	قیام	آمد
۲۹	گنگارام پور	۱ ۲/۹۰	۱	۲ ۲/۹۰	۳۱	گنگا دھرپور	۳ ۲/۹۰	۱	۴ ۲/۹۰
۳۰	بولپور	۲	۱	۳					

پروگرام دورہ مال وقف جدید صوبہ جموں

مکرم نثار احمد صاحب معلم وقف جدید

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
۱	جموں	۳ ۱/۹۰	۱	۴ ۱/۹۰	۱۰	بونجو	۱۸ ۱/۹۰	۱	۱۹ ۱/۹۰
۲	بڑھانوں	۴	۱	۵	۱۱	درہ دلیاں	۱۹	۱	۲۰
۳	چارکوٹ	۵	۴	۹	۱۲	ہموسان	۲۰	۲	۲۲
۴	کالابن لوہارکہ	۹	۲	۱۱	۱۳	جموں	۲۲	۱	۲۳
۵	منکوٹ	۱۱	۱	۱۲	۱۴	بھدرواہ	۲۳	۲	۲۵
۶	پٹھانہ تیر سلوگراں	۱۲	۲	۱۴	۱۵	سرینگر	۲۵	۱	۲۶
۷	چھنگانی	۱۴	۱	۱۵	۱۶	ہیچہ مرگ	۲۶	۱	۲۷
۸	نتیندرہ	۱۵	۲	۱۷	۱۷	لدرون	۲۷	۱	۲۸
۹	کونہ باغڈی	۱۷	۱	۱۸	—	—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم حافظ مظہر احمد طاہر صاحب صوبہ یوپی

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
۱	قادیان	—	—	۱۰ ۱/۹۰	۱۶	لکھنؤ	۳۱ ۱/۹۰	۳	۳ ۲/۹۰
۲	کرنال	۱۰ ۱/۹۰	۱	۱۱	۱۷	گونڈہ	۳ ۲/۹۰	۱	۴
۳	پھگلانہ	۱۱	۱	۱۲	۱۸	فیض آباد	۴	۱	۵
۴	تلاکور	۱۲	۱	۱۳	۱۹	بنارس	۵	۲	۷
۵	سہارنپور	۱۳	۱	۱۴	۲۰	بہوہ	۷	۲	۹
۶	بجوپورہ	۱۴	۱	۱۵	۲۱	دھن سنگھ پور	۹	۱	۱۰
۷	انبیٹہ	۱۵	۲	۱۷	۲۲	سمور	۱۰	۱	۱۱
۸	میرٹھ	۱۷	۱	۱۸	۲۳	کانپور	۱۱	۳	۱۴
۹	ہاپوڑ	۱۸	۱	۱۹	۲۴	مودھا کھریا	۱۴	۲	۱۶
۱۰	امروہہ	۱۹	۳	۲۲	۲۵	مسکرا	۱۶	۱	۱۷
۱۱	باڈولی	۲۲	۱	۲۳	۲۶	راٹھ	۱۷	۱	۱۸
۱۲	بریلی	۲۳	۱	۲۴	۲۷	کونچ	۱۸	۱	۱۹
۱۳	شاہجہانپور لودھی	۲۴	۳	۲۷	۲۸	جھانسی	۱۹	۱	۲۰
۱۴	اودے پور کٹیا	۲۷	۲	۲۹	۲۹	دہلی	۲۱	۳	۲۴
۱۵	محمد پور بیدہ آباد	۲۹	۲	۳۱	۳۰	قادیان			

باقی صفحہ ۱۴ پر

احباب جماعت

کو سال نو کی مبارک باد

اور محبت بھرا سلام

منیجر ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب فضل یادگیر چند دن بیمار رہ کر بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم کے بلندی درجات اور مغفرت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ۔ نیز مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر اور سر پرست ہو آمین ۔

منظفر احمد فضل قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل ۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE 560002

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" ملفوظات جلد ہشتم صفحہ

فون نمبر - 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینوس ۔ اور بارن ہونس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۲۲-۴/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد نمبر ۲۷ (آندھرا پردیش)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

AUTOWINGS,
SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS -600004
PHONE NO
76369
74350

اٹووِنگس

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۴۴۹۴۳

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حبیب ساری سنٹر ۔ صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پیشکردہ بانی پولیمرز کلکتہ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز - ۶-۵۲۰۶ ۔ ۵۱۴۷ ۔ ۴۶۹۴ ۔ ۴۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

درخواست ہائے دُعا

● مکرم عبداللہ صاحب ... استاد گلبرگہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقفِ جدید ربوہ دو تین سال سے بیمار ہیں۔ صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ ● مکرم عبدالحکیم صاحب ساگر سے اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگہ اپنے بچوں کی شادی پر دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے شادیوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ ● مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی سے دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنے لئے اور اپنے مرحوم بھائی کے اہل و عیال کی رُوحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31-5-6. LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.

PHONES } OFFICE:- 275475.
RESI:- 273903.

أَرْشِدُوْا أَخَاكُمْ

اپنے بھائی کو ہدایت کرو!

AZ

MOHAMMAD RAHMAT
PHONE. C/O 393238./ 893518.
SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45-B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008.

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE NO. 279203

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکینِ جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹرز

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCY.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE:- 6348179 } BOMBAY-400099
RESI:- 6289389

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

(سفارش کیا کرو۔ تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا!)

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM. (KERALA)

خُدا کے وفا شعار بندے!

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور اپنے وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ اُن کو کھا جائے۔ اور ہر ایک دُشمن اُن پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو اُن کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس کا دامن نہ چھوڑے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۰)

طالبانِ دُعا } محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔

پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ ۷۳

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: گلشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلیبر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ٧٥٦١٠٠ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS. CANNANORE - 670001.

PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE:- PAYANGADI (P.O.)

PHONE NO. 12. PIN. 670303 (KERALA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS. SHOE MARKET, NAYA PUL HYDERABAD - 500002. PHONE:- 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:۔ نمبر ٤٠/٤/٢/٢ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ٢٧

(آندھرا پردیش)۔ فون نمبر 42916

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:۔

28-5222
28-1652 ٹیلیفون نمبرز:۔

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول، ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

آٹو ٹریڈرز

١٦۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ٧٠٠٠٠١

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

"ہر ایک جو بچایا جائے گا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

MR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ٢٨ دسمبر ١٩٨٩ء و ٤ جنوری ١٩٩٠ء۔ رجسٹرڈ نمبر پی جی ڈی پی ٦